جمالِ خلیلؒ

از

علامہ مفتی خلیل خان خلیلؔ
مارہروی، برکاتی قدس سرہٗ

مُرتّب
احمد میاں حافظ البرکاتی

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدرآباد

Marfat.com

نعت، منقبت، وغزل کا حسین مجموعہ کلام

جمالِ خلیل

خلیلِ ملّت حضرت علامہ مفتی

محمد خلیل خاں خلیل

قادری برکاتی قدس سرہ العزیز

ناشر

مفتی محمد خلیل اکیڈمی، حیدرآباد

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام دیوان : ______ جمالِ خلیل

شاعر : ______ مفتی محمد خلیل خاں خلیل مارہروی

موضوع : ______ نعت، منقبت، غزل وغیرہا

مرتب : ______ مفتی احمد میاں برکاتی

معاون ترتیب : ______ حافظ محمد حماد رضا خاں برکاتی

تعریف : ______ سید آلِ رسول حسنین میاں برکاتی نوری

تقدیم : ______ ڈاکٹر محمد مسعود احمد

تقریظ : ______ ڈاکٹر راحت عالم نسیم

خطاطی : ______ افتخار احمد انجم ایم۔ اے

تصحیح : ______ محمد میاں نوری

نگراں طباعت : ______ عادل میاں برکاتی

معاون نگراں : ______ محمد حسان رضا خاں، محمد نعمان رضا خان

______ حافظ محمد جواد رضا خان

صفحات : ______ ۱۶۰

تعداد : ______ گیارہ سو ۱۱۰۰

بار اوّل : ______ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ / جون ۱۹۹۵ء

طابع : ______ مفتی خلیل اکیڈمی حیدر آباد

قیمت : ______

ملنے کا پتہ

۱۔ مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، دار العلوم احسن البرکات
شاہراہ مفتی محمد خاں، حیدر آباد

۲۔ جامعہ خلیلیہ برکاتیہ، الوحید کالونی حالی روڈ حیدر آباد

Marfat.com

آئینۂ جمالِ خلیل

مشمولات	صفحہ
انتساب، ـــــ بہ خدمت حضرت خاتم الاکابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ـــــ	۸
عرض مرتب، ـــــ فقیر قادری احمد میاں برکاتی غفرلہ الحمید ـــــ	۹
مجھے کچھ کہنا ہے، ـــــ حضرت سید آلِ رسول حسنین میاں قادری زید مجدھم ـــــ	۱۱
تقدیم، ـــــ جناب ڈاکٹر مسعود احمد سیکریٹری تعلیم ـــــ	۱۹
اجل وسیلۂ وصل، ـــــ جناب ڈاکٹر راحت عالم ـــــ	۳۷
حصّہ حمد ـــــ	۴۵
حصّہ نعت ـــــ	۴۹
مناقب ـــــ	۱۱۱
غزلیات ـــــ	۱۳۷
قطعات ـــــ	۱۵۹

Marfat.com

آئینۂ جمالِ خلیل

شمار	عنوان	مصرعۂ اولیٰ	صفحہ نمبر
	حمدِ ربّ		۴۵
۱	یا رب	تو ہی ذوالاقتدار ہے یا رب	۴۷
	حصۂ نعت		۴۹
۲	تہنیت بر تشریف آوری حضور	مبارک ہو نبی الانبیاء تشریف لے آئے	۵۱
۳	شافعِ محشر	کس منہ سے شکر کیجئے پروردگار کا	۵۳
۴	ثنائے حضور	کہتے ہیں جس کو عارضِ تاباں حضور کا	۵۴
۵	سلامِ شوق	سلامِ شوق نسیمِ بہار کہہ دینا	۵۶
۶	عطائے رسول	تکیں گی حشر میں حیرت سے منہ ہم ناسزاؤں کا	۵۹
۷	رازِ ھُوِیّت	عیاں ہے جسمِ انور سے دو طرفہ حسن فطرت کا	۶۱
۸	روئے قرآن	جا کے لاسے شوقِ بے پایاں قلمدانِ حبیب	۶۳
۹	رحمتِ حق	پانی پانی جوششِ خصیاں ہے ساحل کے قریب	۶۴
۱۰	جذبۂ صادق	کوئی جا کر یہ کہہ دے روضۂ محبوبِ سبحاں پر	۶۶
۱۱	شانِ حضور	دیارِ طیبہ میں مرنے کی آرزو ہے حضور	۶۷
۱۲	جھوم جھوم کر	چھیڑوں جو ذکرِ شاہِ زماں جھوم جھوم کر	۶۸
۱۳	یا رسول	کھینچتا ہے دل کو پھر شوقِ گلستانِ رسول	۶۹
۱۴	حرمِ مصطفٰے	خلد میں لاؤں کہاں سے تجھے گلزارِ حرم	۷۰
۱۵	باغِ مدینہ	نہ کیوں والنجم برلب گل کھلیں گلزارِ امکاں میں	۷۲
۱۶	دربارِ مُعالی	الٰہی روضۂ خیر البشر پر میں اگر جاؤں	۷۳

Marfat.com

شمار	عنوان	مصرعۂ اولیٰ	صفحہ نمبر
۱۷	آرزوئے مدینہ	آتشِ فرقتِ حضرت کو بجھاتے جائیں	۷۵
۱۸	صبح مدینہ	کچھ حقیقت بھی بتا جلوۂ جاناں ہم کو	۷۶
۱۹	بہارِ طیبہ	جوشِ وحشت نے کیا بادیہ پیما مجھ کو	۷۸
۲۰	خندیدہ خندیدہ	کھنچا جاتا ہے دل سوئے حرم پوشیدہ پوشیدہ	۸۰
۲۱	اغثنی یا رسول اللہ	زسرتا پا خطا کارم اغثنی یا رسول اللہ	۸۲
۲۲	آقا کے سامنے	آتی ہے بادِ صبح جو سرور کے سامنے	۸۴
۲۳	دامنِ مصطفٰے	یہ حسرت ہے تمنا بن کے لپٹوں انکے داماں سے	۸۵
۲۴	امیدوارِ رسول	آغوش میں رحمت کے پہنچوں انکا جو اشارہ ہو جائے	۸۶
۲۵	شوقِ دید	تسلی دلِ ناشاد فرمائی نہیں جاتی	۸۷
۲۶	دردِ عشق	اے جذبۂ محبت کچھ جذبِ دل دکھا دے	۸۸
۲۷	درِ رسول	غازۂ دین غبارِ رہِ جاناں ہو جائے	۹۰
۲۸	شفیعِ امت	فراقِ مصطفٰی میں جان و دل کی غیر حالت ہے	۹۱
۲۹	آستانِ نبی	درِ پاک مصطفٰی پیر اگر ہم بھی آتے جاتے	۹۳
۳۰	نعتِ نبی	شرابِ خلد کی اے دوست گفتگو کیا ہے	۹۴
۳۱	طیبہ کا چاند	حیرت میں غرق جلوۂ شام و سحر رہے	۹۵
۳۲	شہِ کوثر	سنگِ درِ جاناں ہے اور ناصیہ فرسائی	۹۶
۳۳	قصیدہ مدینہ	کچھ اوجِ بارگاہ مدینہ کروں رقم	۹۸
۳۴	عرضِ احوالِ واقعی	اے کہ ذاتِ تو تجلی گاہِ نورِ ایزدی	۱۰۳

Marfat.com

آئینۂ جمالِ خلیل

شمار	عنوان	مصرعۂ اولیٰ	صفحہ نمبر
	قطعاتِ نعتیہ		
۳۵	دیوانِ شفاعت	یہ مانا میرے عصیاں کی نہیں ہے کوئی حد شاہا	۱۰۷
۳۶	سرکار کی گلی	دنیائے رنگ و بو میں جلوہ طراز ہو جا	۱۰۷
۳۷	دامانِ مصطفےٰ	اتنا تو مرے سرور تقریب کا ساماں ہو	۱۰۸
۳۸	توبہ توبہ	بھروسہ ہے ہمیں تو شافعِ محشر کی رحمت کا	۱۰۸
۳۹	تمنّا	تڑپ رہا ہے خلیل اس قلق میں طائرِ روح	۱۰۹
۴۰	حاضریٔ طیبہ	اس دل لگی میں کام مرا بن گیا خلیل	۱۰۹
۴۱	صلوٰۃ وسلام	شمس و قمر سلام کو حاضر ہیں السلام	۱۱۰
	مناقب		
۴۲	احمد نوری	تعالی اللہ یہ ہے اوجِ مقامِ احمد نوری	۱۱۳
۴۳	مقالِ ابوالحسین	وہ جام دے ہو جس میں زلالِ ابوالحسین	۱۱۵
۴۴	مدحتِ رضا	اللہ اللہ نو بہارِ عظمتِ احمد رضا	۱۱۶
۴۵	حق نما ہے رضا	جلوۂ قدرتِ خدا ہے رضا	۱۱۸
۴۶	گلستانِ قاسمی	اللہ اللہ کس قدر ہے عز و شانِ قاسمی	۱۲۰
۴۷	نذرِ عقیدت	تجلّیٔ حق شمعِ عرفانِ قاسم	۱۲۲
۴۸	مرشدِ برحق	عیاں حالتِ دل کروں توبہ توبہ	۱۲۴
۴۹	جمالِ محمد میاں	آنکھوں میں ضو جمالِ محمد میاں کی ہے	۱۲۵
۵۰	چادر	صبا! دھوم کیسی یہ گھر گھر مچی ہے	۱۲۶
۵۱	گاگر	درِ شاہِ قاسم پہ آئی ہے گاگر	۱۳۰
۵۲	کیا میں سہرا لکھ دوں	چھائیں رحمت کی گھٹائیں میں وہ سہرا کہدوں	۱۳۳
۵۳	جشنِ شادی راحت	اللہ غنی کیا خوب ہے یہ پاکیزہ طبیعت سہرے کی	۱۳۴

Marfat.com

شمار	عنوان	مصرعۂ اولیٰ	صفحہ نمبر
	غزلیات		
۵۴	نگاہِ ستمگراں	پیامِ مرگ ہوا نازِ دوستاں نہ ہوا	۱۳۹
۵۵	جامِ محبت	آتے ہیں مجھے یاد پھر ایامِ محبت	۱۴۰
۵۶	ترے بغیر	دل کا کنول بہار نہ لایا ترے بغیر	۱۴۲
۵۷	زاہدانہ ادائیں	بھلا دیں اگر تم نے میری وفائیں	۱۴۳
۵۸	ہم ہی چلے جاتے ہیں	جو ہم غریبوں کو ناحق ستائے جاتے ہیں	۱۴۵
۵۹	دل کی تلخی	اپنی بگڑی بنا کے پیتا ہوں	۱۴۶
۶۰	غمِ بے بدل	کبھی سر کو دھن رہا ہوں کبھی ہاتھ مل رہا ہوں	۱۴۸
۶۱	شمعِ امید	آنکھ میری جو ڈبڈباتی ہے	۱۴۹
۶۲	آتشِ شوق	آج جو ناز سے اٹھلاتی ہوئی آتی ہے	۱۵۱
۶۳	جستجو	نکہت نہ تیری زلف کی گر چار سو گئی	۱۵۲
۶۴	رازِ زندگی	ہر نفس کو ہم پیامِ آخری سمجھا کیے	۱۵۳
۶۵	آرزوئے دید	یا تو یہ ہو کہ تاب رہے دید کی مجھے	۱۵۴
۶۶	شعلۂ عشق	میرے جذبِ عشق کی ادنیٰ سی یہ تاثیر ہے	۱۵۶
۶۷	عشقِ بے اختیار	ہچکیوں کا شمار ہے یعنی	۱۵۷
	قطعاتِ غزلیہ		
۶۸	دلِ خلیل	جب عشق کا سودا مول لیا احباب سے رشتہ ٹوٹ گیا	۱۵۹
۶۹	شورِ دار و گیر	انقلابِ دہر کی تصویر کیا	۱۵۹
۷۰	وفا و خطا	دو چار خطاؤں کو خاطر میں نہ لاتا تھا	۱۵۹
۷۱	عشق	بیتاب ہے دل بے چین جگر اور منہ کو کلیجا آتا ہے	۱۶۰
۷۲	الوداع	ہر لمحہ سکونِ دل ہو جہاں اک ایسی منزل ڈھونڈیں گے	۱۶۰

Marfat.com

اِنتساب

امامِ سلسلۂ برکاتیہ، سلطانُ العاشقین قطبِ عالم صاحبُ البرکات
حضرت سیّدنا السیّد الشاہ برکتُ اللہ عشقی مارہروی قدس سرہٗ العزیز
(۲۶ جمادی الآخر ۱۰۷۰ھ - شبِ عاشورہ محرم الحرام ۱۱۴۲ھ/۱۷۲۹ء)

کے نام!

جن کی نسبت سے ــــــــــــ
ــــــــــ جمالِ خلیل ــــــــــ اور نکھر گیا!

مرتب:-

Marfat.com

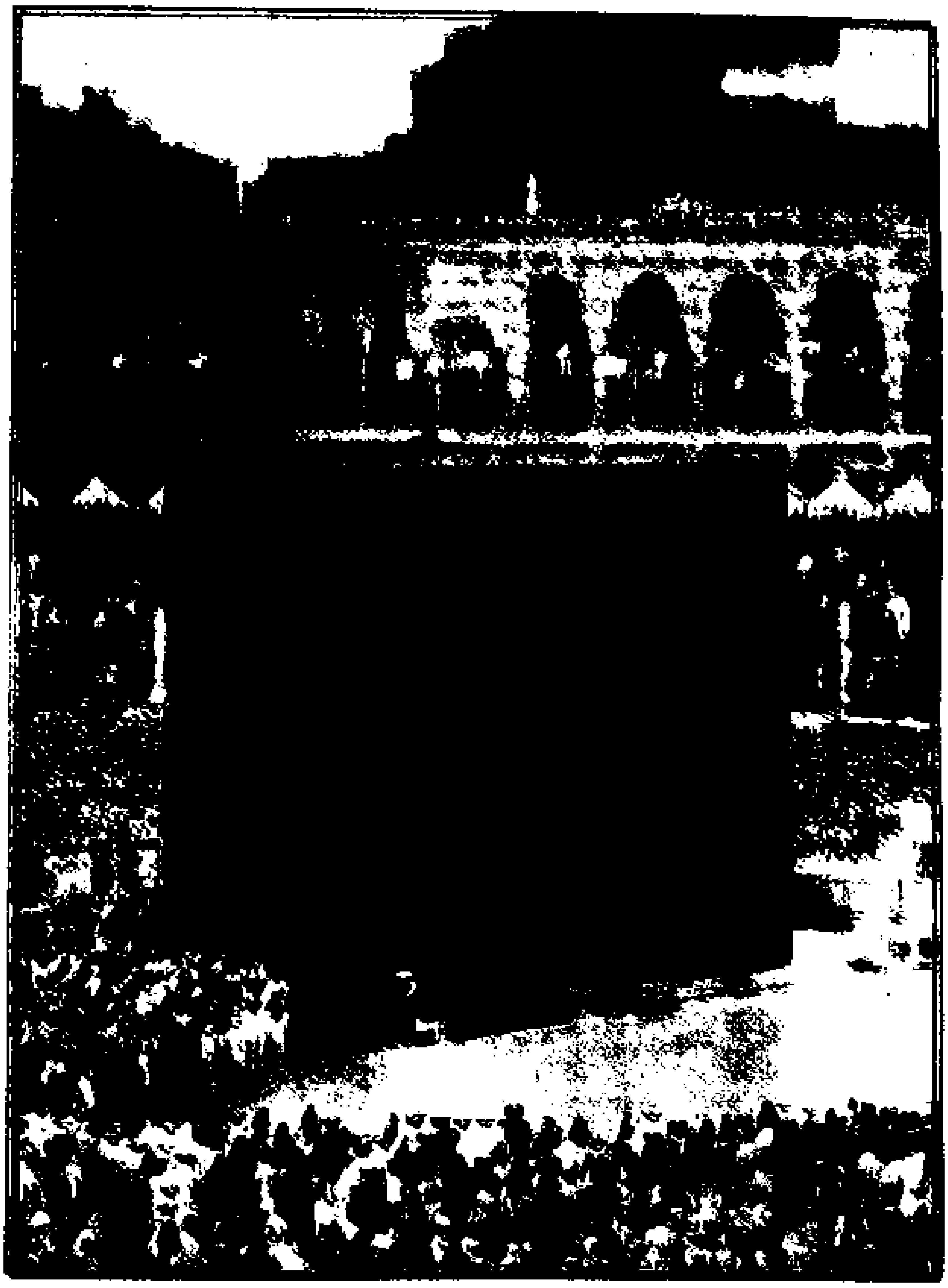

خانہ کعبہ، مکہ شریف

Marfat.com

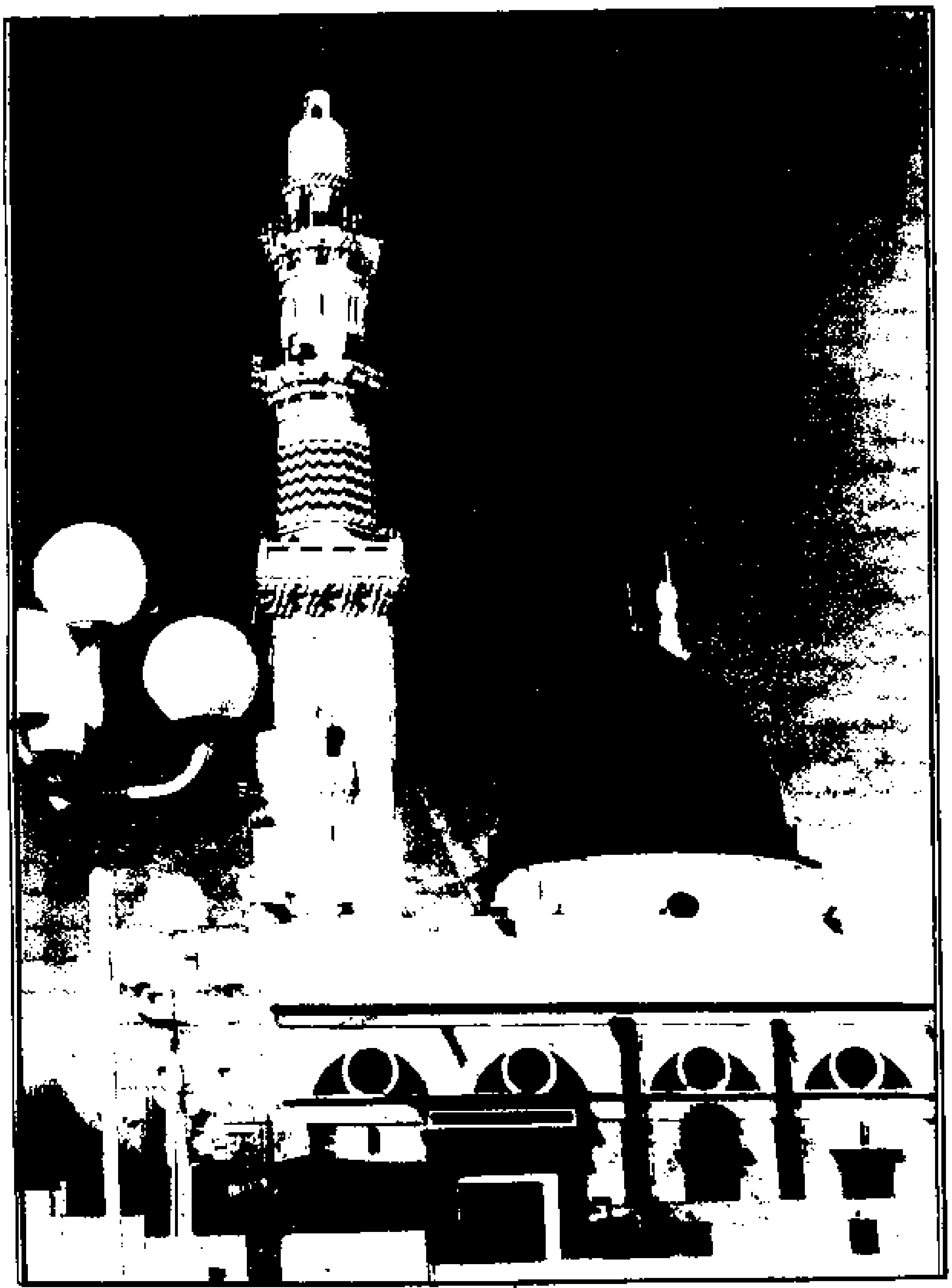

مسجدِ نبوی، مدینہ منورہ

Marfat.com

عرضِ مرتب

خلیل العلماء والاولیاء، خلیلِ ملت و دین، مفتیٔ اعظم سندھ بلوچستان، سردارِ بزمِ علم و حکمت، استاذ الاساتذہ، استاذ القضاۃ، ماہرِ قانونِ وراثت، حاملِ رشد و ہدایت، ناشرِ احکامِ شریعت، واقفِ اسرارِ طریقت، سالکِ راہِ حقیقت عارفِ سبیلِ معرفت، زینتِ مسندِ اکابرِ شریعت و طریقت، عاشقِ محبوبِ جلیل، واقفِ علم و حکمتِ خلیل، خلیلِ جلیل، صاحبِ سیرتِ جمیل، شیخ الحدیث والتفسیر

مفتیٔ زماں حضرت علامہ مفتی محمد خلیل خاں القادری البرکاتی النوری

نور اللہ مرقدہ، ودامت فیوضہ،

کا شمار ان شعراء میں ہے ___ جو بیک وقت ___ محدث ___ مفسر ___ مناظر ___ مفتی ___ مدرس ___ مصنف ___ مترجم ___ منتظم ___ فقیہ ___ واعظ ___ ہیں اور اس کے باوجود ___ سادگی کے حامل ہیں ___

یہی وجہ ہے کہ آپ کا شوقِ شاعری و کمالِ شاعری اب تک بہت سے پردوں میں چھپا رہا ___ اور جلوہ عام نہ کر سکا ___

فقیر قادری عرصہ سے اس کوشش میں لگا رہا کہ حضرت کا تمام کلام منظرِ عام پر آئے ___ لیکن حالات کی کشاکش کی وجہ سے تاخیر ہوتی چلی گئی ___ حضرت کا قلمی کام اب بھی فتاویٰ کی صورت میں اتنا بکھرا ہوا ہے ___ کہ اسے سمیٹتے سمیٹتے زندگی کے لڑکپن سے دوپہر ہو گئی ___ اب سہ پہر قریب اور شام ڈھلنے کو ہے ___ بلاوے کا کچھ پتہ نہیں کب آجائے ___ ایسے میں جو کام ہو جائے

Marfat.com

وہ کم ہے ـــــ آپ کے بہت سے فضائل و مناقب اور حالات و سوانح پر مشتمل ایک جامع کتاب "عرفانِ خلیل" بھی زیرِ ترتیب ہے۔ ـــ اسکے بعد انشاء اللہ آپ کے فتاویٰ کی ترتیب و طباعت کا بارِ گراں بھی اٹھانا ہے ـــــ

فی الوقت قارئین کرام حضرت کی زندگی کا یہ چھپا رخ دیکھیں اور مستفیض ہوں اور حضرت کے لئے بلندئ درجات کی دعا کے ساتھ ساتھ فقیر کے حسنِ خاتمہ کی دعا بھی فرمائیں۔

حضرتِ خلیلؔ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک دیوان دورانِ ہجرت، راستہ میں ضائع ہوگیا۔ اس میں سے کچھ کلام، ہندوستان کے بعض جرائد و اخبارات کی زینت بنا ہے تلاشِ بسیار کے باوجود، اس میں سے بہت سا کلام حاصل نہ ہوسکا، اس لئے جمالِ خلیل میں شامل نہ ہوسکا۔ اگرچہ فنِ شاعری میں حضرت نے باقاعدہ کسی کے سامنے زانوئے تلمذ طے نہ کیا۔ تاہم آپ کے کلام کا اکثر حصّہ مرشدِ گرامی حضرت شاہ اولادِ رسول سیّد محمد میاں قادری قدس سرہٗ العزیز نے سنا ہے اور خوب داد دی ہے۔

ـــــ جمالِ خلیل کی ترتیب میں اگر ایک طرف افتخار انجم ایم۔ اے نے بھرپور محنت کی ہے جو خود بھی ایک عمدہ شاعر ہیں اور حضرت کے داماد ہیں تو دوسری جانب برخوردار حافظ محمد حماد رضا خاں برکاتی سلمہٗ، ہمشیرزادہ عادل میاں برکاتی اور برادرم مولانا محمد میاں نوری سلمہم اللہ نے بھی خوب خوب محنت کی ہے اللہ کریم ان سب کی محنت قبول فرمائے۔ آمین

فقیر قادری احمد میاں برکاتی غفرلہٗ خلف اکبر حضرت مفتی خلیل رحمۃ اللہ علیہ
۹ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ ۱۰ فروری ۱۹۹۵ء جمعۃ المبارک

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

کالنیہ، سانتا کروز، بمبئی ۲۹
۱۳ شوال المکرم ۱۴۱۲ھ

برادر بجان برابر

مفتی محمد میاں سلمہ، سلام مسنون و ادعیہ عافیت دارین

آپکی فرمائش کی تکمیل میں تاخیر ہوئی، یہ میری تقصیر ہے، معروفیات بہت تھیں اس لئے قلم نہ اٹھا سکا۔ جستہ جستہ مضمون پورا کیا۔ امید ہے پسند آئے گا۔ رسید سے مطلع کریں۔

گھر میں سب کو واجبات و سلام مسنون۔

آپ کا بڑا بھائی۔
سید آل رسول

Marfat.com

تعریض

مجھے کچھ کہنا ہے

از: جناب سید آل رسول صاحب نظمی مارہروی مدظلہ

میں نے انہیں دیکھا بھی ہے اور برتا بھی ___ دیکھا بھی ہوش میں اور برتا بھی ہوش میں ___ میں اُن دنوں مارہرہ مطہرہ میں ہی زیر تعلیم تھا ___ وہ اپنے مرشد حضرت سیدنا شاہ ابوالقاسم محمد اسماعیل حسن صاحب قدس سرہٗ کے عرس میں شرکت کرنے تشریف لائے تھے ___ عرس میں آنے والے چند ہی علمائے کرام ایسے ہوتے تھے جن سے خانقاہ کے بچے مانوس تھے ___ ایک مولینا عبیداللہ صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان اور دوسرے حضور خلیل العلماء محمد خلیل خاں صاحب برکاتی قدس سرہ العزیز ___ میں اس وقت موخر الذکر کی ہی یاد کی خوشبو سے اپنی روح میں تازگی بھر رہا ہوں ___ کھرے پٹھان ہونے کے باوجود ان کی مسکراہٹ ایسی دلنواز تھی کہ سامنے والے کو مسحور کر دیتی تھی ___ وہ خلیل جلیل ہونے کے ساتھ ساتھ سراپا جمیل بھی تھے ___ منبر پر تشریف فرما ہوتے تو ہر طرف نور و نکہت کی بارش ہونے لگتی ___ علم کا سمندر تھے ___ دیکھا تو نہیں مگر سنا ہے کہ خانقاہ میں رہتے اور میرے عم محترم حضور احسن العلماء سید شاہ حسن میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ کو درس دیا کرتے تھے ___ البتہ یہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ میرے والد ماجد حضور سید العلماء علیہ الرحمۃ ان سے خصوصی محبت سے پیش آتے تھے ___ مرشد کے آستانے کا

Marfat.com

رنگ ان پر اس قدر غالب تھا کہ پہلی ہی نظر میں ہر کوئی ان کی بزرگانہ عظمت بلکہ مارہرہ کی بزرگیت کا قائل ہو جاتا تھا زبان میں جادو، قلم میں تاثیر، شخصیت میں ہر دلعزیزی کے اوصاف، خلیل العلماء علیہ الرحمتہ ہمیشہ آستانۂ برکات کی آبرو بنے رہے ـــــ برسوں بعد وہ پھر مارہرہ تشریف لائے، ہم میں سے ایک ایک کو پہلی نظر میں پہچانا اور پہلے کی طرح بھرپور شفقت برسائی علالت کے باعث اگرچہ زبان متاثر تھی، مگر اس حالت میں بھی ہم لوگوں سے خوب خوب باتیں کیں، نئی پرانی باتیں ـــــ پہلے دورے میں ان کے صاحبزادے احمد میاں کو چھوٹا سا دیکھا تھا ـــــ اس دورے میں وہ پودا ماشاء اللہ تناور درخت بن کر میرے سامنے آیا تھا ـــــ سچ یہ ہے کہ میں پہلی نظر میں احمد میاں کو پہچان نہیں پایا ـــــ اور جب رسمی تعارف کے بعد میں نے احمد میاں کو اپنے گلے سے لگایا تو خلیل العلماء علیہ الرحمتہ کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں ـــــ

خلیل العلماء یوں تو ہندوستان سے ہجرت کر گئے تھے مگر ہر عرسِ قاسمی میں ان کی نظم کردہ منقبتیں، اور نعتیں اور گاگر چادر کے جلوس میں پڑھی جاتیں اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے ـــــ

خلیل العلماء علیہ الرحمتہ تحریر اور تقریر دونوں ہی میدانوں کے شہسوار تھے ـــــ بچپن میں ان کے تحریر کردہ اسلامی عقائد اور دینیات پر چھوٹے چھوٹے رسالے ہمیں بھی پڑھائے گئے ـــــ بچوں کے لئے لکھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں، بالخصوص مذہبی موضوع پر ـــــ مگر خلیل العلماء نے سوال جواب کے روپ میں مذہبی معلومات پر مشتمل وہ کتابچے تحریر فرما کر دین کی بڑی بھاری خدمت انجام دی ـــــ آسان زبان ان کے قلم کی خصوصیت

Marfat.com

تھی ـــــ یہ کتابچے ہند و پاک میں کافی مقبول ہوئے ـــــ

اس وقت ہمارے سامنے خلیل العلماء علیہ الرحمۃ کے قلم کا ایک اور روپ موجود ہے ـــــ یعنی ان کا دیوان ـــــ سبحان اللہ! سبحان اللہ! دودھ اور شہد میں دھلا ہوا کلام ہے ـــــ "جمال خلیل" کے عنوان سے نعت، منقبت اور غزل کا یہ حسین مرقع خلیل العلماء کے ہونہار صاحب زادے اور سچے وارث میرے بھائی مفتی احمد میاں برکاتی سلمہ اللہ تعالیٰ نے ترتیب دیا ہے ـــــ خلیل العلماء صرف شاعر ہی نہیں، عالم جلیل بھی ہیں ـــــ اور انکے خداداد علم کی یہ جلالت ان کے قلم کی ہر جنبش سے ہویدا ہے ـــــ

جا کے لا اے شوقِ بے پایاں قلمدانِ حبیب
کچھ مضامین نعت کے لکھ زیرِ عنوانِ حبیب
سامنے کھولے ہوئے دو صفحۂ رخسار ہیں
یوں تلاوت کر رہا ہے روئے قرآنِ حبیب

خلیل العلماء نے بڑی سنگلاخ زمینوں کا انتخاب فرمایا ـــــ اور ان پتھریلی زمینوں میں مضامین کے وہ گلاب کھلائے ہیں جن کی خوشبو مسحور کن ہے اور رنگت ہوش ربا ـــــ

دیکھ کر طیبہ کے سائے بے خودی میں کھو گئے
ہوش دیوانوں کو آیا اپنی منزل کے قریب
ہیں فروزاں مشعلیں قدسیوں کے روپ میں
روضۂ پر نور پر سجدہ گہہ دل کے قریب

کہیں کہیں ایسی زمینوں کا انتخاب کیا ہے جن میں ایک دو

Marfat.com

شعر نظم کرنا صرف اساتذۂ فن کا ہی حصہ ہے۔

دیار طیبہ میں مرنے کی آرزو ہے حضور
یہی ہے متن یہی شرح گفتگو ہے حضور

خلیل العلماء کے کلام میں وارفتگی بھی ہے اور شگفتگی بھی ـــــ کیف و مستی بھی ہے، خیال محبوب کی سرشاری بھی ـــــ

کچھ ایسا مست و بے خود ہوں خیال کوئے جاناں میں
کہ رکھ چھوڑا ہے گلدستہ ارم کا طاق نسیاں میں
لگا دی آگ بڑھ کر زندگی کے جیب و داماں میں
جنوں کو ہوش گر آیا تو آیا کوئے جاناں میں
وہ کی ہے ضوفشانی جلوۂ رخسار جاناں نے
پڑی ہے صبح محشر منہ لپیٹے اپنے داماں میں

سبحان اللہ! کیسے اچھوتے مضامین نظم فرمائے ہیں ـــــ ایسا لگتا ہے خلیل العلماء قلم نہیں چلا رہے بلکہ قلم چلوایا جا رہا ہے۔

وہ شیرینی ہے نام پاک کے میم مشدد میں
کہ رہ جاتے ہیں دونوں لب بہم چسپیدہ چسپیدہ

اور یہ شعر ملاحظہ ہو ؎

مری مٹی ٹھکانے لگ چکی تھی فضل یزداں سے
صبا ناحق اڑا لائی مدینے کے بیاباں سے

خلیل العلماء کا وطن ایک طرح سے مارہرہ مطہرہ ہی تھا ـــ جی ہاں،

Marfat.com

وہی مارہرہ جس نے اپنے دور میں بڑے پایہ کے شعراء پیدا کیے۔ احسنؔ مارہروی، دلبیرؔ مارہروی، سوآمیؔ مارہروی، وغیرہم ــــــ پھر خود خلیل العلماء علیہ الرحمۃ کے مرشدانِ عظام میں بیبیؔ، عینیؔ، نوریؔ جیسے مایۂ ناز شعراء کرام گذرے جو صاحبِ معرفت بھی تھے اور اہلِ لطافت بھی ــــــ خلیل العلماء کو مارہرہ کی مٹی سے بہت کچھ ملا ــــــ ان کی شاعری میں یہ تغزل بھی اسی مٹی کی دین ہے ؎

خلیلؔ تجھ سا سیاہ کار اور نعتِ نبی
یہ فیضِ مرشدِ برحق ہے ورنہ تو کیا ہے
گذرتے ہیں خیالِ عارض و گیسو میں روز و شب
مری ہر شام حسرت ابتدائے صبحِ عشرت ہے
تصور میں وہ آ آ کر لگی دل کی بجھاتے ہیں
تکا کرتی ہے منہ جلوت، مری خلوت وہ خلوت ہے
مری نظریں اڑا لائیں ہیں کس کا جلوۂ رنگیں
کہ چشمِ نامرادی سے ٹپکتا خونِ حسرت ہے

ایک ایک شعر پڑھتے جائیے، صاف نظر آتا ہے کہ داغؔ کے گھرانے کا کوئی فرد لیلائے سخن کے گیسو سنوار رہا ہے ــــــ داغؔ کے گھرانے کے گدگداتے ہوئے اشعار خلیل العلماء کی نعتوں کا انداز بن گئے ہیں ــــــ آستانِ نبی کے بارے میں فرماتے ہیں ؎

یہ سرانِ معرفت ہے یہی رازِ بندگی ہے
کہ یہ آستاں نہ ہوتا تو جبیں کہاں جھکاتے
یہ مری خودی نے مجھ کو کیا پائمال ورنہ
کہیں ان کے آستاں سے بھلا ہم بھی سر اٹھاتے

Marfat.com

دیوان کے آخر میں "غزلیات" کا شعبہ شامل کیا گیا ہے جسنے
اس قلمی سفر کو دیوان نعت سے زیادہ کلیات خلیل کا روپ دیدیا ہے ـــــ
خلیل العلماء کے قلم کی انگڑائیاں یہاں بھی اپنے شباب پر ہیں ـــــ غزل میں
بھی خلیلؔ العلماء نے بڑے اچھوتے مضمون باندھے ہیں ـــــ یہ شعر ملاحظہ ہو

وہ میرے دست جنوں کی نقاہتیں توبہ
کہ چاک تھا جو گریباں وہ دھجیاں نہ ہوا

داغؔ کے گھرانے کی شوخی ملاحظہ ہو

صدقہ دیتا ہوں پارسائی کا
تھوڑی سی مے گرا کے پیتا ہوں
ان کی آنکھوں کو دیکھتا ہوں خلیلؔ
گویا ساغر اٹھا کے پیتا ہوں

یہ دو چار الفاظ جو میں نے لکھے انہیں تقدیم، تعریف یا تقریظ کوئی
بھی نام دینے کی جگہ محض خراجِ عقیدت کہا جائے تو میں اسے اپنے لئے باعثِ
صد افتخار سمجھوں گا ـــــ میرے بھائی مفتی احمد میاں برکاتی سلمہٗ اللہ تعالیٰ
نے یہ دیوان مجھے اکتوبر ۱۹۹۱ء میں بھیجا تھا اور فرمائش کی تھی کہ میں کچھ لکھ
بھیجوں ـــــ جانِ برادر، میں شرمندہ ہوں کہ اپنی مصروفیات کے باعث
میں آپ کی فرمائش کی بروقت تکمیل نہ کر سکا ـــــ اگر دیر آید درست آید کے
مقولے کو میرے حق میں بہتر سمجھیں تو میری اس تحریر کو قبول کر لیں ـــــ
اگر دیوان شائع ہو چکا ہو، تو دوسرے ایڈیشن میں اسے شامل کر لیں ـــــ
اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وُہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم

Marfat.com

علیہ الصلاۃ والتسلیم کے صدقہ وطفیل میں حضرت اقدس خلیل العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان کے فیضانِ روحانی سے ہم سنّی برکاتی خدام کو بہرہ ور فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

"جمالِ خلیل" کی کامیابی کے لئے دعاگو۔

سید آل رسول حسنین میاں برکاتی نوری
سجادہ نشین، آستانۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ، نوریہ امیریہ
مارہرہ مطہرہ

۱۳ شوال المکرم ۱۴۱۲ھ
بمقام، سانتاکروز، بمبئی ۲۹

Marfat.com

باسمہ تعالیٰ

تقدیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ایم اے، پی ایچ ڈی

ایڈیشنل سیکریٹری محکمۂ تعلیم سندھ گورنمنٹ

علامہ مفتی محمد خلیل خاں قادری برکاتی مارہروی

سب کہاں کچھ لالہ وگل میں نمایاں ہوگئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہوگئیں

جب ہم ماضی کی طرف پلٹ کر دیکھتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ایک قیامت گزر گئی، اللہ اکبر! کیسی کیسی عظیم ہستیاں اٹھ گئیں، ماحول خالی خالی سا نظر آتا ہے، فضائیں بے کیف سی معلوم ہوتی ہیں، رنگِ محفل پھیکا پھیکا سا دکھائی دیتا ہے ـــــــ اس میں شک نہیں مثالی شخصیتوں کا اٹھ جانا ملتِ اسلامیہ کے لئے ایک بڑا المیہ ہے، نہایت کربناک اور غمناک ـــــــ انہیں مثالی شخصیتوں میں حضرت علامہ مفتی محمد خلیل خاں قادری برکاتی علیہ الرحمہ بھی تھے ـــــــ وہ مفتی بھی تھے، مدرس بھی ـــــــ وہ مصنف بھی تھے اور مترجم بھی، وہ مبلغ بھی تھے اور مقرر بھی اور شاعر بھی تھے ـــــــ اس مقالے میں ان کی شعر گوئی پر گفتگو کرنا مقصود ہے لیکن پہلے موصوف کی سوانح پر مختصراً روشنی ڈال دی جائے۔

Marfat.com

مفتی صاحب ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء میں ہندوستان میں پیدا ہوئے، اپنے مقامِ ولادت (موضع کھریری، ریاست دادوں ضلع علی گڑھ) سے ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۳ء میں مارہرہ شریف آ گئے جو امام احمد رضا خاں بریلوی کا پیرخانہ ہے۔ یہاں آپ کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۶ء میں ۶ سال کی عمر میں اسکول میں داخل ہوئے اور ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۴ء میں مڈل پاس کیا۔ ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۵ء میں مدرسہ حافظیہ سعیدیہ، دادوں (ہندوستان) میں درس نظامی کا آغاز کیا۔ مفتی صاحب کے اساتذہ میں امام احمد رضا خاں بریلوی کے صاحب زادے مفتی اعظم علامہ محمد مصطفے رضا خاں بریلوی اور شاگرد و خلیفہ علامہ امجد علی اعظمی جیسے کامل علماء و فضلاء تھے ـــــــ وہ ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۸ء میں شاہ اولاد رسول محمد میاں قادری (م۔ ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء) کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔ ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء میں مرشد گرامی نے نیابۃً اجازت دی پھر سید حسن میاں سجادہ نشین مارہرہ شریف نے تحریراً اجازت مرحمت فرمائی ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۵ء میں مفتیٔ اعظم ہند نے بھی چاروں سلاسل میں اجازت عنایت فرمادی ـــــــ

مفتی صاحب نے ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء میں مولوی عربی کا امتحان پاس کیا، ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۰ء میں عالم عربی کا۔ اسی سال سراج العورف کا ترجمہ کر کے تصنیف و تالیف کا آغاز فرمایا ـــــــ ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۵ء میں درس نظامیہ سے فراغت حاصل کی اور مفتی اعظم ہند علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں بریلوی نے سندِ حدیث عطا فرمائی ـــــــ ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۶ء میں مفتی صاحب نے تبلیغ و تقریر کا آغاز فرمایا اور اس کے ساتھ تدریس بھی شروع کی، مدرسہ قاسم البرکات (مارہرہ شریف)، اور مدرسہ قمر الاسلام (میرٹھ)

Marfat.com

میں صدر مدرس بھی رہے ـــــ ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء میں شادی ہوگئی، اسی سال مدرسہ اسلامیہ (مارہرہ شریف) میں تدریس اور افتاء کی ذمہ داریاں سپرد کی گئیں اور اسی سال جامع مسجد شیش گران' (مارہرہ شریف) میں امامت، خطابت کا آغاز فرمایا ـــــ ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء میں پاکستان تشریف لے آئے، پہلے میرپور خاص (سندھ) میں رہے پھر کراچی اور ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء میں حیدرآباد سندھ تشریف لے آئے اور اسی سال دارالعلوم احسن البرکات کی بنیاد رکھی ـــــ مفتی صاحب اس کے مہتمم اور شیخ الحدیث تھے ـــــ ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء میں حج بیت اللہ شریف اور زیارت حرمین طیبین سے مشرف ہوئے ـــــ ۱۹۸۴ء میں شدید علیل ہوئے اور تصنیف و تالیف، تدریس و تبلیغ کا کام موقوف ہوگیا دوسرے ہی سال ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ/مطابق ۱۸ جون ۱۹۸۵ء کو ۶۵ سال کی عمر میں وصال فرمایا اور حیدرآباد سندھ میں دربار جیلانی سخی عبدالوہاب شاہ میں رکھے گئے۔

مفتی صاحب کے صاحبزادگان میں ابوحماد حافظ مفتی احمد میاں برکاتی صاحب علم و فضل اور صاحب تصنیف و تالیف ہیں وہ والد گرامی کی حیات ہی میں دارالعلوم احسن البرکات کے ناظم ہوگئے تھے اور اب وہ مفتی صاحب کے جانشین ہیں، وہ بڑی صلاحیتوں کے مالک ہیں، اپنے والد گرامی کی تمام ذمہ داریاں باحسن طریق انجام دے رہے ہیں، مولیٰ تعالیٰ ان کے فیض کو جاری و ساری رکھے۔ آمین!

مفتی صاحب نے تقریباً ۸۰ تصانیف و تراجم یادگار چھوڑی ہیں جن میں سے نصف شائع ہوچکی ہیں، مثلاً ترجمہ سبع سنابل، ہماری نماز

Marfat.com

ہمارا اسلام، سنی بہشتی زیور، عقائد اسلام، نور علی نور، فیصلہ ہفت مسئلہ وغیرہ وغیرہ

اب ہم علامہ مفتی محمد خلیل خاں قادری کی شاعری کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ــــــ

Marfat.com

پھول برسا نہ یوں سخن کے خلیل
غنچہ و گل کو شرم آتی ہے

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ 'مولوی' جذباتِ عشق و محبت سے عاری ہوتا ہے اس لئے وہ اچھا شعر نہیں کہہ سکتا حالاں کہ عاشقِ رسول جذباتِ عشق و محبت سے مالا مال ہوتا ہے ہاں گستاخِ رسول اس دولت سے ضرور محروم رہتا ہے ـــــ عشق و محبت انسان کو ذکی اور ذہین بنا دیتے ہیں اور گستاخی و بے ادبی سے انسان غبی اور کند ذہن بن جاتا ہے ـــــ عاشق کا دل و دماغ کھلا ہوا ہوتا ہے اور اگر عاشق علم و فضل سے آراستہ ہو تو سبحان اللہ و ماشاء اللہ! ـــــ اس کے جذبات جھوٹے نہیں، سچے ہوتے ہیں کیوں کہ اس کا محبوب سچا ہوتا ہے ـــــ مجازی عاشقوں کو اس حقیقت کی خبر نہیں ـــــ یہ دنیا ہی اور ہے ـــــ اردو کے مشہور شاعر داغ دہلوی، امام احمد رضا خاں کے چھوٹے بھائی حسن رضا خاں بریلوی کے استاد تھے ایک روز حسن بریلوی نے اپنے بھائی رضا بریلوی کی یہ نعت سنائی جس کا مطلع ہے ـــ

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

مطلع سن کر داغ چونک پڑے اور بیساختہ بولے :-

"مولوی ہو کر اتنے اچھے شعر کہتا ہے"؟

سبحان اللہ! گویا "مولوی" اچھے شعر نہیں کہہ سکتا ـــــ ان ریمارکس

Marfat.com

سے علماء کے بارے میں شعراء کی ذہنیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے ــــــــ اللہ اکبر! شرابی شاعر ہوسکتا ہے، مصطفےٰ کا فدائی شاعر نہیں ہوسکتا؟ ــــــــ نہیں نہیں، شاعری اس کی خادمہ ہے ــــــــ وہ شاعری سے بہت بلند ہے ــــــــ

مفتی محمد خلیل خاں برکاتی طبقۂ علماء میں ممتاز تھے، وہ سخن گو اور سخن سنج بھی تھے اور فن شعر گوئی میں خاص امتیاز رکھتے تھے ــــــــ انہوں نے مختلف اصناف سخن میں شاعری کی مثلاً ــــــــ حمد، نعت، منقبت، غزل، قصیدہ، سہرا، قطعہ، مسدس، مربع، وغیرہ ــــــــ ان کی بعض غزلیں اور نعتیں تو مرصّع ہیں اور یہ بات اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب شاعر زبان و بیان پر قدرت رکھتا ہو اور اس کے خیالات میں روانی اور جذبات میں جولانی ہو ــــــــ ان کے بعض مطلع اور مقطع بھی خوب ہیں ــــــــ ان کی شاعری بڑی وقیع ہے، اس میں تمام وہ خوبیاں موجود ہیں جو ایک اچھی شاعری میں ہونی چاہئیں ــــــــ ان کی شاعری میں معنی آفرینی، بیساختگی، محاکات آفرینی، موسیقیت و ترنم، حسنِ تراکیب، رعایتِ لفظی، روزمرہ، محاورہ، معانی و بیان، صنائع و بدائع سب ہی کچھ ہے ــــــــ ان کے ہاں غمِ روزگار بھی ہے اور غمِ جاناں بھی اور خمریات بھی ــــــــ عرفان و معرفت اور قرآن و حدیث کی جھلکیاں بھی ہیں ــــــــ سچا شاعر نہ اپنے ماحول سے آنکھیں بند رکھتا ہے، نہ اپنے وجود سے، اس کی شاعری میں زمانہ کا سایہ اور اس کے وجود کا عکس صاف نظر آتا ہے ــــــــ

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ مفتی صاحب کے کلام میں مرصّع غزلیں بھی

Marfat.com

ملتی ہیں، مثلاً یہ غزل جسکا مطلع ہے ؎

اپنی بگڑی بنا کے پیتا ہوں
اُن سے نظریں ملا کے پیتا ہوں

اور یہ غزل بھی جسکا مطلع ہے ؎

ہچکیوں کا شمار ہے یعنی
آپ کا انتظار ہے یعنی

اور یہ مقطع ملاحظہ ہو ؎

ان کی آنکھوں کو دیکھتا ہوں خلیلؔ
گویا ساغر اٹھا کے پیتا ہوں

اور یہ مقطع ؎

پھول برسا نہ یوں سخن کے خلیلؔ
غنچہ و گل کو شرم آتی ہے

اور یہ مقطع ملاحظہ ہو ؎

غربت میں اب تو عیش بھی بھاتا نہیں خلیلؔ
ہائے وطن کی یاد کہاں آگئی مجھے؟

مفتی صاحب کے کلام میں ایسے بہت سے اشعار مل جاتے ہیں جن میں مضمون آفرینی کی بہار نظر آتی ہے ــــــ یہ خوبی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ نے شاعر کو فکر و تخیل کی دولت کے ساتھ ساتھ تجربات و مشاہدات اور علم و فضل کے زیور سے بھی آراستہ کیا ہو ــــــ ذرا ان کے یہ اشعار ملاحظہ ہوں:۔

Marfat.com

چھُپا لیا تصوّرِ جاناں کو جان سے
اللہ رے شعور، دل بے شعور کا

○

تکیں گی حسرتیں حیرت سے مونہہ ہم ناسزاؤں کا
کھلے گا مونہہ جو محشر میں شفاعت کے خزانوں کا

○

جو دھجیاں ہیں گریبانِ زیست کی تن پر
ہوا ہی چاہتی ہیں اب تار تار کہہ دینا

○

اللہ اللہ کہ ساحل کی ہے خود اُس کو تلاش
اپنے داماں میں لئے پھرتا ہے طوفاں ہم کو

○

کریں گی ظلمتیں عصیاں سے نورِ مغفرت پیدا
یہ پلکیں آپ کی شام و سحر نم دیدہ نم دیدہ

○

تصور میں وہ آ آ کر لگی دل کی بجھاتے ہیں
نکا کرتی ہے منہ جلوت، مری خلوت وہ خلوت ہے

○

ہجومِ یاس نے رسوا کہاں کہاں نہ کیا!
مری امیدوں کا ماتم کہاں کہاں نہ کیا!

Marfat.com

دیوانگی خرد کے مقابل نہ آسکی
یعنی جنوں کو ہوش نہ آیا ترے بغیر

○

بھلا دیں اگر تم نے میری وفائیں
تو پھر کون لے گا جفا کی بلائیں؟

○

کتنا تاریک ہے پہلو شبِ تنہائی کا!
ان کے ہوتے بھی طبیعت مری گھبراتی ہے

○

مل مل کے رو رہے ہیں تاب و توانِ دل
اے آرزوئے دید کہاں لے چلی مجھے؟

تصورِ جاناں کو جان سے چمٹانا ـــــ حسرتوں کا حیرت سے منہ تکنا ـــــ گریبانِ زیست کی دھجیاں تار تار ہونا ـــــ طوفان کا ساحل کی تلاش میں پھرنا ـــــ ظلمتِ عصیاں سے نورِ مغفرت پیدا ہونا ـــــ جلوت کا منہ تکنا ـــــ امیدوں کا ماتم کرنا ـــــ جنوں کا ہوش میں آنا ـــــ جفا کی بلائیں لینا ـــــ محبوب کے ہوتے دل گھبرانا ـــــ تاب و تواں کا مل مل کے رونا ـــــ یہ اور اسی قسم کے مضامین، مضمون آفرینی اور ندرتِ فکر و خیال کی بہترین مثالیں ہیں ـــــ اگر ایک ایک شعر کی تشریح کی جائے اور معنی

Marfat.com

مفتی صاحب کی شاعری میں حسنِ تراکیب کے نمونے بھی ملتے ہیں، مثلاً یہ شعر ملاحظہ ہو ؎

نور آنکھوں کو ملا، خلوت گہِ دل کو سرور
جب تصور نے سنواری صورتِ احمد رضا

ان کے ہاں رعایتِ لفظی کی بھی بہت اچھی مثالیں مل جاتی ہیں، مثلاً یہ اشعار ملاحظہ ہوں:-

خدا شاہد زمانہ سر کٹاتا حسنِ یوسف پر
نمک تھوڑا سا مل جاتا اگر ان کے نمکداں سے

○

منتہی، مبتدی ہیں جن کے حضور
ایسے لاکھوں کا منتہا ہے رضا

○

اچھے اچھوں سے نسبتوں کے طفیل
اچھے اچھوں کا پیشوا ہے رضا

○

جو ہم نہ ہوں گے تو ہوگی نہ ہاؤ ہو یہ خلیل
ہمارے دم کی ہے سب ہائے ہائے جاتے ہیں

مفتی صاحب کے کلام میں غمِ روزگار بھی ہے اور غمِ جاناں بھی اور خمریات بھی ——— ان کی خمریات بھی شرابِ طہور سے عبارت ہیں ———

Marfat.com

ان کے یہ اشعار ملاحظہ ہوں:۔

تمہیں سے آس لگائی ہے غم کے ماروں نے
تمہیں سنو گے ہماری پکار کہہ دینا

ادائیں اور پھر اُن مہوشوں کی ادائیں
کہ دل میں رہیں اور آنکھیں چرائیں

نہ ہو جائیں زیروزبر یہ فضائیں
غضب ہے کہ آپ اور آنسو بہائیں

میں روؤں تو لڑیاں جھڑیں موتیوں کی
چمن ہنس پڑیں وہ اگر مسکرائیں

خُم کے خُم ہیں مغربی، میخانۂ توحید کے
ساقیانِ قوم ہیں، مستِ شراب مغربی

اس وقت جب کہ خلیج کا بحران شباب پر ہے، یہ شعر توحید پرستوں کے فکر و عمل کی عکاسی کر رہا ہے اور عالمی سطح پر بچھے ہوئے ان کے دامِ تزویر کو تار تار کر رہا ہے ——— خمریات میں اس طرح سیاسیات کو سمو دینا مفتی صاحب ہی کا حصّہ ہے ——— اُنکے

Marfat.com

یہ اشعار بھی ملاحظہ ہوں:۔

شرابِ خلد کی اے دوست گفتگو کیا ہے؟
زلالِ شہ ہو میسّر تو یہ سبو کیا ہے؟

○

وہ جام دے، ہو جس میں زلالِ ابوالحسینؓ
ساقی پھر آرہا ہے، خیالِ ابوالحسینؓ

○

پیتے ہیں مے پرستی کا الزام بھی نہیں
زاہد یہ دیکھ، جام سفالِ ابوالحسینؓ

○

رہ جاتا ہے خلیلؔ کلیجہ مسوس کر
چلتا ہے میکدے میں جو مینا ترے بغیر

اور خمریات میں یہ نظم تو بالکل مرصّع ہے جس کا مطلع ہے ؎

اپنی بگڑی بنا کے پیتا ہوں
ان سے نظریں ملا کے پیتا ہوں

اور مقطع ملاحظہ ہو ؎

اُن کی آنکھوں کو دیکھتا ہوں خلیلؔ
گویا ساغر اٹھا کے پیتا ہوں

سبحان اللہ!

Marfat.com

مفتی صاحب کو زبان و بیان پر پورا پورا عبور ہے، انہوں نے فارسی میں بھی کہا ہے اور اردو میں بھی ـــــ اردو میں وہ بے تکان اور بلا تکلف روزمرہ اور محاوروں کو استعمال کرتے ہیں جس سے ان کی زبان دانی کا اندازہ ہوتا ہے ـــــ انہوں نے معانی و بیان، صنائع بدائع کو بھی استعمال کیا ہے جس سے فنِ شعر گوئی میں ان کی مہارت و کمال کا پتا چلتا ہے مثلاً ان کے یہ اشعار ملاحظہ ہوں:۔

وہ کی ہے ضَو فشانی جلوۂ رخسارِ جاناں نے
پڑی ہے صبح محشر مونھ لپیٹے اپنے داماں میں

غم کا ہو کوئی غم، نہ خوشی کی خوشی مجھے
شاید کہ راس آگئی کوئی خوشی مجھے

نام کی بھی نہیں کوئی نیکی
ہاں گناہوں کا بار ہے یارب

اللہ اللہ مری چشم تصور کا کمال
کالے کوسوں سے نظر آتا ہے طیبا مجھکو

آپ کے ہوتے نہیں کوئی تمنا واللہ
مل گئے آپ تو بس مل گئی دنیا مجھکو

Marfat.com

لبِ اعجازِ حضرت کی ہیں گویا دونوں تصویریں
تبسم ریز یہ کلیاں، وہ گل خندیدہ خندیدہ

کچھ اس طرح سے خیالوں پہ چھائے جاتے ہیں
نظر سے دور ہیں دل میں سمائے جاتے ہیں

خدا کے واسطے کوئی انہیں بھی سمجھاتا
یہ چارہ ساز مری جان کھائے جاتے ہیں

دلِ مضطر تری دیوانگی میں آگ لگ جائے
قدم رکھ کر کہیں چلتے ہیں خاکِ کوئے جاناں پر؟

فراقِ مصطفےٰ میں جان و دل کی غیر حالت ہے
جنوں آنکھیں دکھاتا ہے گریباں گیرِ وحشت ہے

مندرجہ بالا اشعار میں یہ محاورے استعمال کئے گئے ہیں ـــــ راس آنا، منہ لپیٹ کر پڑ جانا، کاٹے کوسوں، آنکھ چرانا، دل میں سمانا، جان کھانا، گل کھلانا، آگ لگنا، حالت غیر ہونا، آنکھیں دکھانا ـــــ یہ سب محاورے بے تکان استعمال کئے گئے ہیں جس سے اردو زبان پر شاعر کی قدرت کا اندازہ ہوتا ہے ـــــ

Marfat.com

مفتی صاحب سلسلۂ قادریہ میں بیعت تھے اور صاحبِ اجازت بھی، وہ اہلِ سنت کے ممتاز عالم دین اور صاحبِ علم وفضل تھے اس لئے ان کے کلام میں عرفان ومعرفت کی باتیں اور قرآن وحدیث کے حوالے بھی مل جاتے ہیں۔ مثلاً یہ اشعار ملاحظہ ہوں:-

چھلکتی ہے یہاں جام وسبو سے لذتِ کوثر
ولایت در حقیقت چاشنی گیرِ نبوت ہے

○

کہاں تک کیجئے تفسیر سبحان الذی اسریٰ
کہ آغوشِ دنیٰ میں مصطفیٰ کا قصرِ رفعت ہے

○

لامکاں میں بھی نہیں ملتا کہیں جن کا سراغ
تو اگر ڈھونڈے تو مل جائے تجھے دل کے قریب

○

دو جہاں میں مچ رہی ہے انا اعطینا کی دھوم
سایۂ الطافِ رب ہے انکے سائل کے قریب

○

رگِ گلو کے قریں آکے گم ہوا ہے کہیں
خلیلؔ زار کو منزل کی جستجو ہے حضور

○

تجلی پڑ رہی ہے من رانی قد رأ الحق کی
مرا آئینۂ دل جلوہ گاہِ نورِ وحدت ہے

Marfat.com

المختصر مفتی صاحب کے کلام کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے وقت کے ایک باکمال شاعر تھے، ان کی شاعری ان کی زندگی میں منظر عام پر نہ آسکی جس طرح ان کی بہت سی تخلیقات منظر عام پر نہ آسکیں ان کے لائق و سعادت مند فرزند برادرم ابو حماد علامہ مفتی احمد میاں برکاتی (مہتمم دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد سندھ) کی مساعی جمیلہ سے مفتی صاحب کے آثارِ علمیہ رفتہ رفتہ منظر عام پر آرہے ہیں، مولیٰ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ موصوف زید مجدہٗ کے علمی و دینی اور روحانی فیض کو جاری و ساری رکھے اور وہ اپنے والد ماجد حضرت علامہ مفتی محمد خلیل خاں برکاتی علیہ الرحمہ کے علمی آثار کو شائع کرکے اہلِ علم و دانش سے خراجِ تحسین وصول کرتے رہیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وازواجہٖ واصحابہٖ وسلم

احقر محمد مسعود احمد
۲۳ نومبر ۱۹۹۰ء
جمعۃ المبارک

Marfat.com

تقریظ

"اَلْمَوْتُ رَیْحَانَۃُ الْمُؤْمِنْ"

علامہ مفتی محمد خلیل خاں خلیل رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ کلام

میں

"اَجَلْ وسیلۂ وصل"

کا تصور

از

محترم جناب ڈاکٹر راحت عالم نسیم
(پی۔ایچ۔ڈی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

"الموت ریحانۃ المومن"

عشقِ مجازی ہو کہ عشقِ حقیقی، محبوب کے حضور نذرانۂ جاں پیش کرنا، معراجِ محبت ہے۔

خوشا نصیب۔ وہ عاشقانِ صادق جو نذرِ جاں پیش کر کے فنا و بقا کی منازل طے کر لیتے ہیں۔

صد مبارکباد۔ اُن عشاقِ رسول کو جو زندہ رہتے ہیں تو "فنا فی الرسول" کی حسرت میں اور مرتے ہیں تو "بقا بالرسول" کی حیاتِ جاوید سے سرفراز ہوتے ہیں۔

بقولِ مولانا رومی ؎

گر ببرد اُو بقہرِ خود سرم
شاہ بخشد شصت جانِ دیگرم

کیونکہ فرمانِ پاک ہےﷺ:

مَنْ اَحَبَّنِی قَتَلْتُہٗ وَمَنْ قَتَلْتُہٗ فَاَنَا دِیَتُہٗ ؕ

اس لئے ہر عاشقِ صادق، اس "تحفۂ جانِ دیگرم" کا خواہاں رہتا ہے علامہ مفتی محمد خلیل خان خلیل بھی سچے عاشقِ رسول تھے۔ اس لئے تعجب نہیں کہ اُن کے نعتیہ کلام میں "اَجل وسیلۂ وصل" کا عنصر غالب ہے۔ زیرِ نظر

Marfat.com

مجموعہ کلام میں ۸۴ نعتیں بشمول نعتیہ قطعات ' ہیں ۔ کوئی نعت شاید ہی تصورِ وصل سے خالی ہو ۔ مشتے نمونہ از خروارے ' علامہ صاحب کے چند اشعار نقل کرتا ہوں تاکہ اس تصورِ عشق کے وہ حسین پہلو نذرِ قارئین کرسکوں جو میں نے دیکھے اور محسوس کئے ۔ حالانکہ ہر نعت گو شاعر کے کلام میں یہ تصورِ وصل ملتا ہے مگر جس شدت اور جذب کے ساتھ مفتی خلیل صاحب کے یہاں موجود ہے ' وہ ان کے نعتیہ کلام کو دیگر نعت گو شعرا سے ممیز کرتا ہے ۔

عاشقِ صادق کے لئے موت ایک پُل ہے جو اُسے اس زندانِ آب و گل سے منزلِ محبوبِ حقیقی تک لے جاتا ہے ۔ اُس عاشقِ خستہ جاں کے لئے زندگی اک حجاب ہوتی ہے اور موت وہ دریچہ جس سے لقائے حسنِ محبوب ممکن ہے ۔

علامہ صاحب کے محبوب ' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہ سرکارِ مدینہ میں عرض گذار ہیں ؎

دیارِ طیبہ میں مرنے کی آرزو ہے حضور
یہی ہے متن ' یہی شرح گفتگو ہے حضور

علامہ خلیل رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں ' " دیارِ طیبہ میں مرنے کی آرزو " کا اس شد و مد سے اظہار ہے کہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ سوتے جاگتے ' اٹھتے بیٹھتے ' چلتے پھرتے ' ہمہ وقت اسی تمنا میں جی رہے ہیں ' اسی حسرت میں مر رہے ہیں کہ رسولِ عربی کے دیدار ' دیار اور دہلیز پر قربان ہو جائیں ۔ ان کے لئے " ہجرانِ نبی " ہی " شادئ وصل " بن گیا ہے ۔ وہ فرماتے ہیں ؎

Marfat.com

شادئ وصل کی تمہید ہے ہجران نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جان بھی جائے تو سودا ہے یہ ارزاں ہم کو

یہ سودائے عشق، زندگی کا سودا ہے موت کے عوض، ہجر کا سودا ہے وصل کے بدلے، فنا کا سودا ہے بقا کے لئے۔ مگر علامہ مرحوم اس سودے کو "تقریب کا ساماں" سمجھتے ہیں۔ ایسی تقریب جو عاشقانِ رسول، "بہ خاک و خون غلطیدن" کے رنگا رنگ انداز میں مناتے ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

اتنا تو مرے سرور تقریب کا ساماں ہو
جب موت کا وقت آئے اور روح خراماں ہو
دنیائے تصور میں دربار ترا دیکھوں
سر ہو ترے قدموں پر، سر پر ترا داماں ہو

جب طلبِ عشق بڑھتی ہے تو تصور حقیقت کا روپ دھار لیتا ہے، تمنا صورت اختیار کر لیتی ہے۔ مگر جذبِ بے اختیار، آداب محبت کا پابند رہتا ہے اور ایک "اشارے" کا منتظر۔ علامہ رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسے ہی اشارے کے منتظر ہیں ؎

آغوش میں رحمت کی پہنچوں ان کا جو اشارہ ہو جائے
مدت سے تڑپتی ہے دل میں پوری وہ تمنا ہو جائے
اس بند سے طیبہ کو جاؤں، سر روضۂ اقدس پر رکھوں
سر رکھ کے میں اس وقت اٹھوں جب روح روانہ ہو جائے

Marfat.com

مگر جبرِ مشیت، اختیارِ بے خودی پر غالب رہتا ہے۔ اس لئے، تڑپنے پر بھی جان، جاں آفریں کے سپرد اسی وقت کی جا سکتی ہے جب مالکِ گلستانِ ہست و بود، اپنی رضا سے، زندانِ آب وگِل کو توڑ دے اور رہائی عطا فرمائے۔ اس حقیقت کا اظہار علامہ اس طرح فرماتے ہیں ؎

یہ حسرت ہے تمنا بن کے لپٹوں ان کے داماں سے
رہائی جب ملے مجھکو اس آب وگِل کے زنداں سے

علامہ رحمۃ اللہ علیہ مدینے جانے کی حسرت اور اس کی تکمیل کا انداز دوسروں سے مختلف رکھتے ہیں۔ کوئی عاشق ہوائے شوق میں بگولے کی طرح اڑا جاتا ہے، کوئی "بہ چشمِ نم، لرزہ بہ دل" جاتا ہے، کوئی "سر بہ سجدہ" محوِ سفر ہوتا ہے مگر علامہ خلیل رحمۃ اللہ علیہ ان سب سے جدا طرز اختیار کرتے ہیں جس کا اظہار وہ ان الفاظ میں فرماتے ہیں ؎

مدینے جانے والے سر کے بل جاتے ہیں جانے دو
مری قسمت میں ہو جانا تو بارنگِ دِگر جاؤں
اڑا دوں سب سے پہلے طائرِ جاں اُس طرف اپنا
سہارے سے اسی طائر کے پھر، بے بال و پر جاؤں

یہ "بے بال و پر" کی کیفیتِ تطہیرِ ہوائے شوق کی منزل ہے کہ فنائے تام میسر ہو۔ یہ خوبصورت نعت مکمل طور پر، علامہ کے تصورِ "اجَل وسیلۂ وصل" کی عکاسی کرتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے ؎

Marfat.com

الٰہی۔ روضۂ خیر البشر پر میں اگر جاؤں
تو اک سجدہ کروں ایسا کہ آپے سے گذر جاؤں
نجاتِ آخرت کا اس قدر سامان کر جاؤں
کہ طیبہ جا کے اک سجدہ کروں سجدے میں مر جاؤں
کبھی روضہ سے منبر تک کبھی منبر سے روضہ تک
ادھر جاؤں اُدھر جاؤں، اسی حالت میں مر جاؤں
خلیل اب زادِ راہِ آخرت کی سعی احسن میں
مدینے سر کے بل جاؤں، وہاں پہنچوں تو مر جاؤں

اس شدت آرزوئے مرگ بر درِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم میں بھی علامہ خلیل رحمۃ اللہ علیہ کو اتنا ہوش ہے کہ وہ "دیدار بوقت نزع" کر سکیں فرماتے ہیں ؎

دیکھ لوں آپ نے کس لطف سے دیکھا مجھکو
ہوش رہ جائے دمِ نزع بس اتنا مجھکو

عاشقِ رسول پر یہ کیفیت "ہوش در دم" سے لے کر "ہوش دمِ نزع" تک طاری رہتی ہے۔ وہ ہر حالت میں بے خودی کے ساتھ ساتھ ہوشمندی کی منزل میں ہوتا ہے۔ یہی اس کا طرۂ دانائی ہے۔ بقولِ علامہ خلیل ؎

دہلیز پہ روضے کی نذرانے میں جاں دیدی
اللہ غنی، میں اور یہ طرۂ دانائی

Marfat.com

سبحان اللہ۔ دیوانگی میں کیا فرزانگی ہے۔ مگر یہ دونوں کیفیات سچے عشق کے طفیل ہی سچے عاشق کو نصیب ہوتی ہیں۔ اس کے لئے زندگی کا خاتمہ"اندوہِ مرگ" نہیں بلکہ"شادی مرگ" ہوتا ہے۔ اس کیلئے سفر میت"رقصِ حیات" سے کم نہیں ہوتا۔ اس کیفیت کا اظہار علامہ اس شعر میں فرماتے ہیں ؎

یہی دیوانگی فرزانگی کا رنگ لائے گی
مدینے جائیگی میت مری رقصیدہ رقصیدہ

یہی تصور، ارتقائے محبت کی منازل طے کرتا ہوا آگے بڑھتا ہے اور"میت" جب"خاک" کے ڈھیر میں تبدیل ہو جاتی ہے تو اس خاک کو بھی آرزوئے مدینہ اڑا لے جاتی ہے۔ بقولِ علامہ خلیل ؎

اے صرصرِ محبت طیبہ اڑا کے لے چل
للّٰہ اب ٹھکانے مٹی مری لگا دے

کیسی خوش نصیب ہے وہ"مٹی" جسے دیارِ طیبہ میں"ٹھکانا" مل جائے!۔

کیسا خوش انجام ہے یہ کارِ محبت جو"اجل وسیلۂ وصل" کے تحت تکمیل کو پہنچے!۔ علامہ کا یہ دعائیہ شعر ملاحظہ کیجیے ؎

بہ لطفِ شادیٔ مرگم بخاکِ طیبہ کن مولیٰ
بانجامے رسد کارم اغثنی یا رسول اللہ

Marfat.com

حدیث پاک ہے:۔

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

اس کا ترجمہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں یہ ہے ؎

گفت اَلْمَرْءُ مَعَ محبوبہٖ

لَا یُفَکُّ الْمَرْءُ مِنْ مطلوبہٖ

میرا حسنِ ظن بلکہ یقین ہے کہ علامہ مفتی خلیل رحمۃ اللہ علیہ کو عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں "وصلِ رسول" میسر ہو گیا ہو گا۔ اور اُن کی دعا "بانجامے رسد کارم اغثنی یا رسول اللہ" بارگاہِ اجابت میں قبولیت کی خلعتِ فاخرہ سے نواز دی گئی ہو گی۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہم سب مدعیانِ عشقِ رسول کو حبِّ رسول عطا فرمائے اور اسی ایمان و ایقان پر خاتمہ بخیر فرمائے۔ آمین۔

○

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ رَسُوْلِکَ وَحُبَّ مَنْ اَحَبَّکَ وَحُبَّ مَنْ اَحَبَّ رَسُوْلَکَ ۝

○

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سیدنا ومولانا محمدٍ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَا نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمٰتِکَ ۝

○

غلامِ غلامانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

راحت عالم عفی عنہٗ

Marfat.com

حمدِ رب جلّ جلالہٗ

Marfat.com

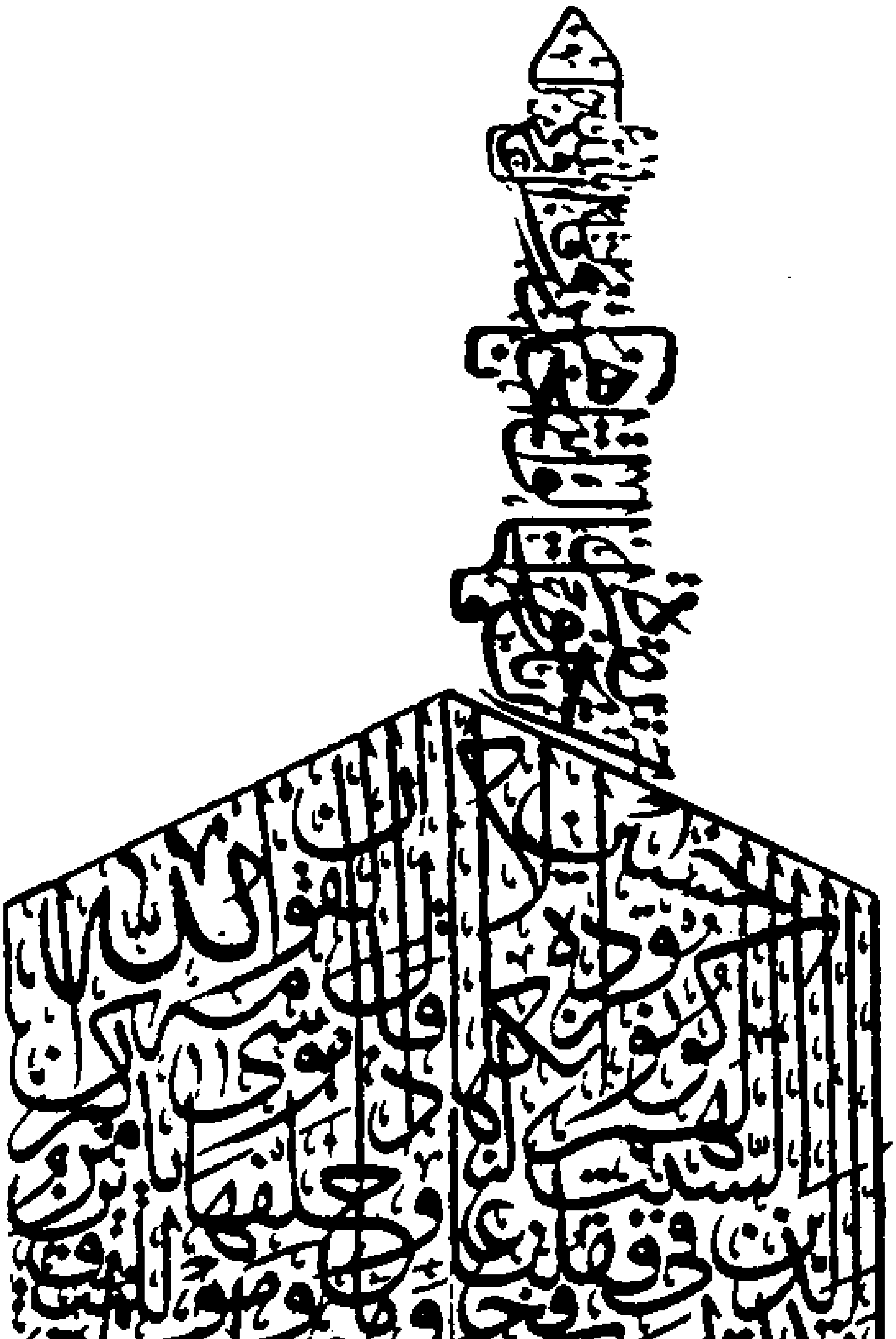

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ۝ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا
بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا
بَقَرَةً قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

یارب

توہی ذو اقتدار ہے یارب
صاحبِ اختیار ہے یارب
تو ہے سب کائنات کا مولیٰ
مالک و کردگار ہے یارب
بخشتا ہے گنہگاروں کو
توہی آمرزگار ہے یارب
ہے خلیل حزیں بھی بندہ ترا
گرچہ بدنام وخوار ہے یارب
ہے سزاوار ہر سزا کا مگر
تیرا امیدوار ہے یارب
ہے سراپا گناہوں میں غرقاب
ہاں مگر شرمسار ہے یارب
اب تو ہو لطف اپنے بندے پر
مشکلوں سے دوچار ہے یارب
تو نہ پوچھے تو وہ کدھر جائے
ہر طرف خارزار ہے یارب

Marfat.com

نام کی بھی نہیں کوئی نیکی
ہاں گناہوں کا بار ہے یارب
اب سکوں ہے، نہ دل کو اطمینان
زندگی گویا بار ہے یارب
معترف دل سے ہے خطاؤں کا
آنکھ بھی اشکبار ہے یارب
تیری رحمت کا اور تیرے
فضل کا خواستگار ہے یارب
اک سہارا ترے حبیب کا ہے
اک وہی غمگسار ہے یارب
ان کے صدقہ میں سُن مری فریاد
تو بڑا ذی وقار ہے یارب
تو ہی سنتا ہے نیک و بد کی پکار
تیری ہر سُو پکار ہے یارب
تیرے ہاتھوں میں سب کی روزی ہے
تو ہی پروردگار ہے یارب
ہاں کرم کا اشارہ ہو جائے
بیڑا پھر میرا پار ہے یارب
بد سے بدتر ہے گو خلیلِ حزیں
تُو تو آمرزگار ہے یارب

Marfat.com

منبر شریف، مسجد نبوی شریف مدینہ منوّرہ

Marfat.com

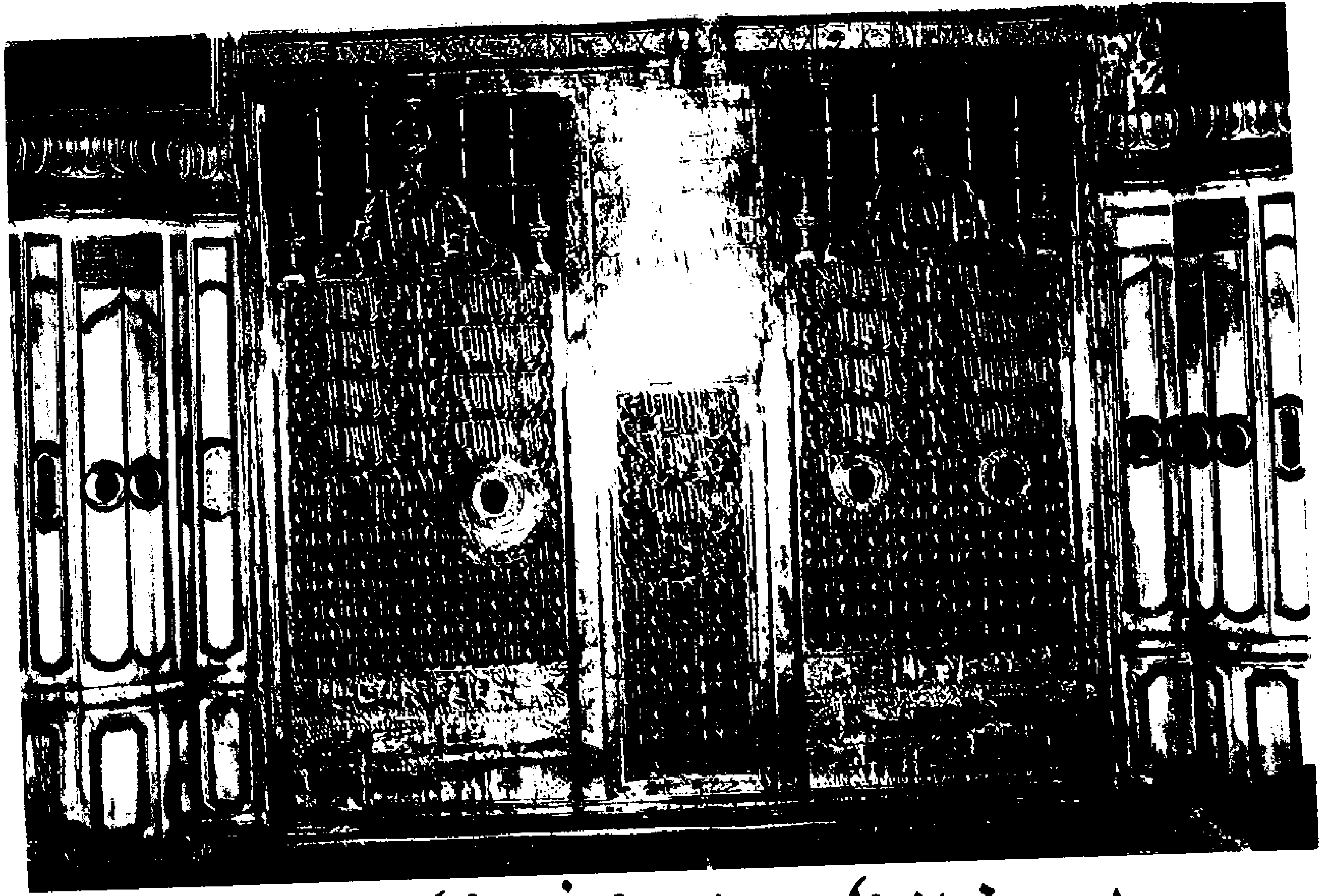

مواجہ شریفہ، مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ

Marfat.com

حصہ نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

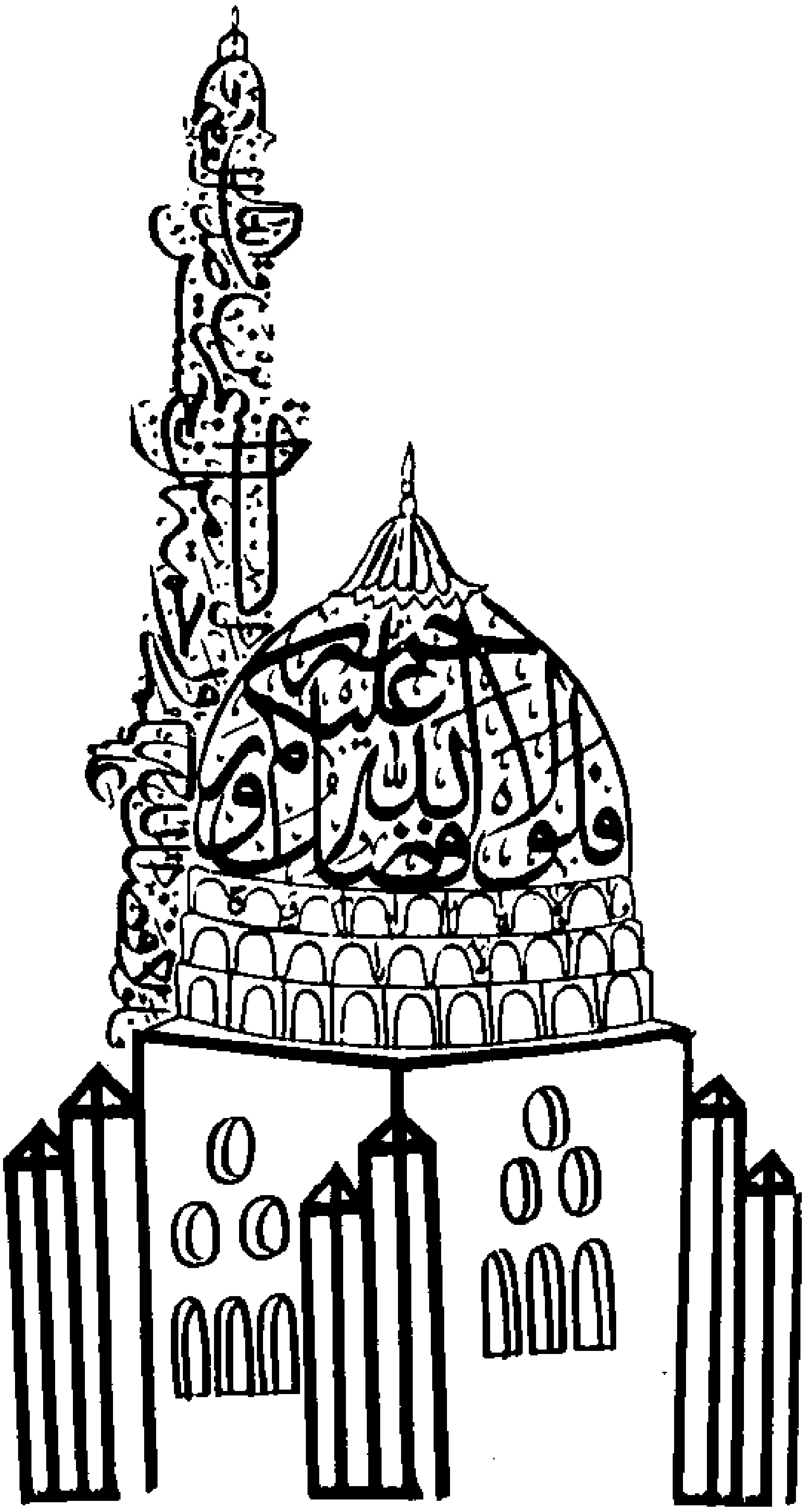

فلولا فضل الله عليكم ورحمته لكنتم من الخسرين ۝

Marfat.com

تہنیت بر تشریف آوری حضور صلی اللہ علیہ وسلم

مبارک ہو نبی الانبیا تشریف لے آئے
مبارک ہو شہِ مشکل کشا تشریف لے آئے
مبارک شافعِ روزِ جزا تشریف لے آئے
مبارک دافعِ کرب و بلا تشریف لے آئے
مبارک ہو کہ محبوبِ خدا تشریف لے آئے
مبارک ہو محمد مصطفیٰ تشریف لے آئے

سراپا ظلِ ذاتِ کبریا نے جلوہ فرمایا
سراسر پیکرِ نورِ خدا نے جلوہ فرمایا
حبیبِ خالقِ ارض و سما نے جلوہ فرمایا
وہ یعنی مالکِ ہر دو سرا نے جلوہ فرمایا
مبارک ہو کہ محبوبِ خدا تشریف لے آئے
مبارک ہو محمد مصطفیٰ تشریف لے آئے

چراغِ بزمِ امکاں رونقِ دنیا و دیں آئے
وہ شمعِ لامکاں وہ زینتِ عرشِ بریں آئے
انیس الہالکیں راحۃ للعاشقیں آئے
شفیع المذنبین رحمۃ للعالمیں آئے
مبارک ہو کہ محبوبِ خدا تشریف لے آئے
مبارک ہو محمد مصطفیٰ تشریف لے آئے

Marfat.com

مرے آقا مرے سرور مرے سردار آ پہنچے
مرے مولیٰ مرے رہبر مرے سرکار آ پہنچے
مرے ہادی السبل کونین کے مختار آ پہنچے
شہنشاہِ رُسل آئے شہِ ابرار آ پہنچے

مبارک ہو کہ محبوبِ خدا تشریف لے آئے
مبارک ہو محمد مصطفٰے تشریف لے آئے

مبارک ہو یتیموں کو، فقیروں کو مبارک ہو
مبارک ہو غریبوں کو، غلاموں کو مبارک ہو
مبارک بے لبوں کو، کس مپرسوں کو مبارک ہو
مبارک بے کسوں کو، بے نواؤں کو مبارک ہو

مبارک ہو کہ محبوبِ خدا تشریف لے آئے
مبارک ہو محمد مصطفٰے تشریف لے آئے

سلاطینِ زمانہ، دامنِ امید پھیلائیں
حضورِ شہ سرافرازانِ عالم التجا لائیں
خبر دو تاجداروں کو سلامی کیلئے آئیں
شہنشاہوں سے کہہ دو ہاں مبارکبادیاں گائیں

مبارک ہو کہ محبوبِ خدا تشریف لے آئے
مبارک ہو محمد مصطفٰے تشریف لے آئے

Marfat.com

شافعِ محشر

کس منہ سے شکر کیجئے پروردگار کا
عاصی بھی ہوں تو شافعِ روزِ شمار کا

گیسو کا ذکر ہے تو کبھی روئے یار کا
یہ مشغلہ ہے اب مرا لیل و نہار کا

چلنے لگی نسیمِ سحر خلد میں اُدھر
دامن اِدھر ہلا جو شہِ ذی وقار کا

دامن پکڑ کے رحمتِ حق کا مچل گیا
اللہ رے حوصلہ دلِ عصیاں شعار کا

خوشبو اڑا کے باغِ دیارِ رسول سے
ہے عرش پر دماغ نسیمِ بہار کا

سرمہ نہیں ہے آنکھوں میں غلمان و حور کی
اڑتا ہوا غبار ہے ان کے دیار کا

ناکارہ ہے خلیلؔ، تو یا رب نہ لے حساب
آساں ہے بخشنا تجھے ناکارہ کار کا

Marfat.com

ثنائے حضور

کہتے ہیں جس کو عارضِ تاباں حضور کا
آئینۂ جمال ہے ربِّ غفور کا

دیدار ہوگا شافعِ یومِ نشور کا
کیوں کام لوں نہ آہ سے میں نفخِ صور کا

معراج کیا تھی نور سے ملنا تھا نور کا
کیا دخل اس جگہ خردِ پُر فتور کا

ہے قصہ اتے طرف، وتیرہ جو حور کا
صدقہ ہے یہ بھی غیرتِ شاہِ غیور کا

طیبہ کی وادیوں میں پہنچ کر کھلا یہ حال
خاک یہی ہے خلد کے بام و قصور کا

چمٹا لیا تصورِ جاناں کو جان سے
اللہ رے شعور دلِ بے شعور کا

چھائیں گھٹائیں رحمتِ پروردگار کی
چھیڑوں جو ذکر شافعِ یومِ نشور کا

Marfat.com

بوئے دہن پہ میرے ملائک کریں ہجوم
لاؤں جو لب پہ نام میں اپنے حضور کا

کون و مکاں کے راز سے واقف تمہیں تو ہو
روشن ہے تم پہ ماجرا نزدیک و دور کا

کہنے کو اور بھی تھے اولو العزم انبیاء
خالق نے تم کو صدر چنا بزمِ نور کا

یارب ترے غضب پہ ہے سابق ترا کرم
اور مجھکو اعتراف ہے اپنے قصور کا

آنکھوں میں ہیں جمالِ محمد کی تابشیں
عالم نہ پوچھئے مرے کیف و سرور کا

نقشِ قدم پہ تیرے جو صدقے ہوا غبار
غازہ بنا وہ چہرۂ زیبائے حور کا

ان کا کرم نہ کرتا اگر رہبری خلیل
مقدور کب تھا مجھکو ثنائے حضور کا

Marfat.com

سلام شوق

سلام شوق نسیم بہار کہہ دینا
مرا حضور سے سب حال زار کہہ دینا
سجود شوق کی اک آرزو ہے مدت سے
تڑپ رہا ہے دل بے قرار کہہ دینا
دیئے ہیں سوزشِ غم نے وہ داغ سینے پر
تپک رہا ہے دلِ داغدار کہہ دینا
جو دھجیاں ہیں گریبانِ زیست کی تن پر
ہوا ہی چاہتی ہیں تار تار کہہ دینا
ہمیں ملے جو اجازت تو سر کریں قرباں
حضور اب نہیں اٹھتا یہ بار کہہ دینا
یہ عرض کرنا کہ تنہا نہیں خلیل ملول
ہیں خادم آپ کے سب بے قرار کہہ دینا
وہ شہسوار کہ جس نے پہاڑ روندے تھے
پڑا ہوا ہے سر رہ گزار کہہ دینا
وہ گلعذار کہ پھولوں سے کھیلتا تھا کبھی
وہ دشمنوں کے گلے کا ہے ہار کہہ دینا
وہ عندلیب کہ تھی جس کی لحن داؤدی
بلادِ غم کا ہوا ہے شکار کہہ دینا

Marfat.com

وہ تاجدار کہ تھا میرِ کاروانِ جہاں
بھٹک رہا ہے بہ رنگِ غبار کہہ دینا
وہ نو بہار کہ جس سے بہارِ عالم تھی
اب اُس پہ چھائی خزاں کی بہار کہہ دینا
وہ نامدار کہ جسکی پکار تھی سب میں
ہے آج سب کی نگاہوں میں خوار کہہ دینا
وہ گلستاں میں عنادل کے چہچہے نہ رہے
اجڑ چکا چمن روزگار کہہ دینا
نہ اب وہ شوکت وحشمت نہ دبدبہ اپنا
نہ اب وہ شان نہ عز و وقار کہہ دینا
نہ خیر خواہ کوئی ہے نہ ہمنوا کوئی
نہ کوئی مونس و ہمدم نہ یار کہہ دینا
نہ یہ کہ ہم سے کدورت ہے دشمنوں کو فقط
ہے دوستوں کے بھی دل میں بخار کہہ دینا
غرض کہ حال وہ ہے جیسے زیرِ پا آتش
جگر ہے زخمی تو سینہ نگار کہہ دینا
ہے مختصر کہ یہ رودادِ غم سنا دینا
غرض کہ جیسے ہیں لیل و نہار کہہ دینا
یہ رو کے کہنا کہ سرکار کی دہائی ہے
کہ ایک دل میں ہیں ناسور ہزار کہہ دینا

Marfat.com

تمہیں سے آس لگائی ہے غم کے ماروں نے
تمہیں سنو گے ہماری پکار کہہ دینا

تمہاری ایک نگاہِ کرم میں سب کچھ ہے
تمہیں وہ حق نے دیا اختیار کہہ دینا

اِدھر تو نامۂ اعمال میں نہیں نیکی
اُدھر ہے سر پہ گناہوں کا بار کہہ دینا

دکھانے آئے ہیں بس زخمِ دل تمہارے حضور
وگرنہ تم پہ ہے سب آشکار کہہ دینا

حضور آپ جو گستاخیاں معاف کریں
تو اذن چاہتے ہیں گنہگار کہہ دینا

ملے اجازتِ رخصت تو چوم لینا زمیں
سلامِ شوق بھی ہاں بار بار کہہ دینا

خلیلِ زار کی جانب سے پھر ہزار سلام
بڑے ادب سے بصد انکسار کہہ دینا

Marfat.com

عطائے رسول

ٹکٹکی حسرتیں حیرت سے منہ ہم ناسزاؤں کا
کھلے گا منہ جو محشر میں شفاعت کے خزانوں کا

تسلی آپ خود فرمائیں گے ہم سے غلاموں کی
انہیں کیونکر گوارا رنج ہو گا سوگواروں کا

دم آخر مدینے کی طرف منہ پھیر لیتے ہیں
تخیل کتنا پاکیزہ ہے ان کے تشنہ کاموں کا

الٰہی آج تو بیشانیوں کی لاج رہ جائے
چلا ہے قافلہ طیبہ کو پھر آشفتہ حالوں کا

لرزتا ہو نظام ایں و آں جس کے اشارے پر
نمونہ حشر کو کیا کہئے اس گل کی اداؤں کا

کہیں گرنے کو ہوتے ہیں تو قدرت تھام لیتی ہے
نصیبہ تو کوئی دیکھے کسی کے بے قراروں کا

Marfat.com

شفاعت کے لئے راہیں ہُویدا کیجئے یعنی
تصور باندھئے اُن کی کرم پرور نگاہوں کا

خزانے یہ لٹا دیتے ہیں جب دینے پہ آتے ہیں
زمیں سے آسماں تک شور ہے ان کی عطاؤں کا

اشارہ ان کا ہو جائے کبھی وہ دن خدا لائے
کہ عالم ہم بھی جا دیکھیں مدینے کی فضاؤں کا

توجہ سُنیّوں پر کیونکر نہ ہو بارہ اماموں کی
کہ دامن ہاتھ میں آیا ہے اُن کے چار یاروں کا

دعا کیجے خلیلؔ آواز یہ بغداد سے آئے
کہ جا ہم نے کیا تجھکو غلام اپنے غلاموں کا

Marfat.com

رازِ ہُوِیَّت

عیاں ہے جسمِ اَنور سے دو طرفہ حُسنِ فطرت کا
ملاحت سے صَباحت کا صَباحت سے ملاحت کا

شناسا کوئی عالم میں نہیں جس کی حقیقت کا
محمد مصطفٰے وہ راز ہے شانِ ہُوِیَّت کا

سوادِ معصیت سے نور چمکا حق کی رحمت کا
ستارہ ڈوب کر ابھرا طلبگارِ شفاعت کا

خیال آیا تھا کچھ خلد بریں کی طیب و نزہت کا
کہ نقشہ پھر گیا آنکھوں میں طیبہ کی نضارت کا

یہ دولت اصل سرمایہ ہے انساں کی کرامت کا
غلامی شاہِ والا کی، شرف ہے آدمیت کا

بساطِ دہر میں، انگڑائیاں لیتی یہ رعنائی
سمٹ جائے تو نقطہ ہے نبی کے حسنِ طلعت کا

یقیناً ہے یہ گیسوئے نبی کی جلوہ سامانی
کہ چہرہ فق ہوا جاتا ہے۔ خورشیدِ قیامت کا

Marfat.com

شفاعت ڈھونڈ لائی، خود سیاہ کارانِ امت کو
سہارا ڈوبتوں کو مل گیا اشکِ ندامت کا

وہ تیری بے نیازی اور مری بخشش کا پروانہ
خدایا یہ نتیجہ، اور مری رندانہ جرأت کا

مسرت کے دیئے روشن ہیں دل کے آبگینوں میں
حرم میں اور ہی عالم ہے میری شامِ غربت کا

بحمد اللہ سہارا مل گیا ہم بے سہاروں کو
یہاں بھی اُن کی رحمت کا وہاں بھی اُن کی رحمت کا

بڑھو بادہ کشو! ساقی نے اذنِ عام بخشا ہے
"گناہ گارو چلو مولیٰ نے در کھولا ہے رحمت کا"

عجب کیا شانِ قدرت سے کہ لہرائے قیامت میں
لواءُ الحمد کے سائے میں جھنڈا قادریت کا

خلیلِ زار کا مدفن بنا آغوشِ طیبہ میں
بالآخر سامنے آیا نوشتہ کلکِ قدرت کا

Marfat.com

روئے قرآن

جا کے لا اے شوقِ بے پایاں قلمدانِ حبیب
کچھ مضامیں نعت کے لکھ زیرِ عنوانِ حبیب

کس کی آنکھیں لا کے دیکھوں بامِ عرفانِ حبیب
کون ہے جز کبریا کے مرتبہ دانِ حبیب

ہائے ہم ناشستہ رو اور چشمِ گریانِ حبیب
سر اٹھانے ہی نہیں دیتا ہے احسانِ حبیب

گلشنِ فردوس پا کر مست بو ہیں بلبلیں
اور ابھی دیکھا نہیں ہے نخلِ بستانِ حبیب

خاکِ پائے مصطفٰے پر لوٹتی ہیں جنتیں
سینکڑوں گلشن کھلے ہیں زیرِ دامانِ حبیب

رہ گزارِ مصطفٰے کی یاد فرمائی قسم
اس قدر بھائی مرے اللہ کو جانِ حبیب

سامنے کھولے ہوئے دو صفحۂ رخسار ہیں
یوں تلاوت کر رہا ہے روئے قرآنِ حبیب

گور کی تاریکیاں ہیں اور سیاہ فردِ عمل
المدد اے جلوۂ شمعِ شبستانِ حبیب

خوبیٔ قسمت پہ جتنا ناز ہو کم ہے خلیل
رحمتِ حق نے بنایا ہے ثنا خوانِ حبیب

Marfat.com

رحمتِ حق

بانی پانی جوشش عصیاں ہے ساحل کے قریب
اور رحمت مسکراتی ہے مرے دل کے قریب

اللہ اللہ طالبانِ حق کی خاطر داریاں
حق ہے شہ رگ کے قریں تو مصطفیٰ دلکے قریب

دیکھ کر طیبہ کے سائے بیخودی میں کھو گئے
ہوش دیوانوں کو آیا اپنی منزل کے قریب

ہے اگر صدقِ طلب تو ایں و آں کو چھوڑ یئے
اپنی منزل ڈھونڈیئے خود اپنے ہی دل کے قریب

لامکاں میں بھی نہیں ملتا کہیں جن کا سراغ
تُو اگر ڈھونڈے تو مل جائیں تجھے دل کے قریب

Marfat.com

بند آنکھیں کیا ہوئیں، آنکھوں کی قسمت کھل گئی
اُس کے جلوے مل گئے ٹوٹے ہوئے دل کے قریب

ہیں فروزاں مشعلیں، قدوسیوں کے روپ میں
روضۂ پرنور پر، سجدہ گہِ دل کے قریب

ہر اشارہ سے ہے اعجازِ یدُاللّٰہی عیاں
چاند سورج کھیلتے ہیں ان انامل کے قریب

دو جہاں میں مچ رہی ہے اِتّا اعطینا کی دھوم
سایۂ الطافِ رب ہے انکے سائل کے قریب

ٹوٹتی ہیں بندشیں برپا ہو جب شورش خلیل
ملتی ہیں آزادیاں، شورِ سلاسل کے قریب

Marfat.com

جذبۂ صادق

کوئی جا کر یہ کہہ دے روضۂ محبوب سبحاں پر
ترحم یا نبی اللہ کسی بیمارِ ہجراں پر

چھلکے پڑتے ہیں گیسوئے معنبر روئے قرآں پر
گھٹائیں رحمتوں کی چھا رہی ہیں صحنِ بستاں پر

میں مٹ مٹ کر بہاریں لوٹتا ہوں زندگانی کی
تڑپتا ہے مرا لاشہ زمین کوئے جاناں پر

دلِ مضطر تری دیوانگی میں آگ لگ جائے
قدم رکھ کر کہیں چلتے ہیں خاکِ کوئے جاناں پر

ہوئی دامانِ رحمت میں مری تر دامنی پنہاں
گریں چشمِ ندامت سے جہاں دو بوند داماں پر

بالآخر جذبۂ صادق اثر لایا خلیل اپنا
کہ طیبہ آگیا لاشہ مرا دوشِ عزیزاں پر

Marfat.com

شانِ حضور

دیارِ طیبہ میں مرنے کی آرزو ہے حضور
یہی ہے متن یہی شرح گفتگو ہے حضور
ہنوز دل میں مرے دل کی آرزو ہے حضور
یہ میں ہوں اور یہ مرا شیشہ و سبو ہے حضور
بس اک اشارۂ ابرو سے بات بنتی ہے
وگرنہ خطرے میں امت کی آبرو ہے حضور
گناہ گار کی عصیاں پناہیوں پہ نہ جائیں
کہ عفو و جود و سخا آپ کی تو خو ہے حضور
نگاہِ لطف سے بس اب تو شاد کام کریں
کہ بے قرار مری طبع بادہ جو ہے حضور
دوام وصلِ الٰہی سے یہ ہوا ثابت
مقام آپ کا قُربِ رگِ گلو ہے حضور
خدا کے واسطے جلوں سے سرفراز کریں
مجھے تجلئ ایمن کی آرزو ہے حضور
خدا کرے اسی حالت میں موت آجائے
شبیہ آپ کی سجدے میں روبرو ہے حضور
رگِ گلو کے قریں آ کے گم ہوا ہے کہیں
خلیلِ زار کو منزل کی جستجو ہے حضور

Marfat.com

جھوم جھوم کر

چھیڑوں جو ذکرِ شاہِ زماں جھوم جھوم کر
چومیں ملائکہ یہ زباں جھوم جھوم کر
اللہ لالہ زارِ مدینے کی نزہتیں
قرباں ہے بہارِ جناں جھوم جھوم کر
ذکرِ جناں پہ طیبہ نگاہوں میں پھر گیا
پہنچی نظر کہاں سے کہاں جھوم جھوم کر
جلوے جو اُن کی نعلِ مقدس کے عام ہوں
سوئے زمیں فلک ہو رواں جھوم جھوم کر
چٹکی جو یادِ زلفِ نبی میں کہیں کلی
مہکی فضائے عطر فشاں جھوم جھوم کر
کل دیکھنا کہ اُن کے گنہگار کی طرف
رحمت بڑھیگی سایہ کناں جھوم جھوم کر
ان کے تصورات میں ہم جب بھی کھو گئے
آیا سرورِ کون و مکاں جھوم جھوم کر
میں بارگاہ قرب میں بڑھتا چلا گیا
کہتا رہا جو اچھے میاںؔ جھوم جھوم کر
ہوتا ہے ذکرِ لذتِ کوثر جہاں خلیل
پیتے ہیں بادہ نوشں وہاں جھوم جھوم کر

ؔ تاج العارفین حضور آل احمد اچھے میاں مارہروی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

یا رسول

کھینچتا ہے دل کو پھر شوقِ گلستانِ رسول
بار بار آتا ہے لب پہ نامِ ایوانِ رسول
کب سے آہیں بھر رہے ہیں بیقرارانِ رسول
اب نہیں اٹھتا ہے یارب دردِ ہجرانِ رسول
دیکھ کر پھولوں کی مستی وجد لاتے جائیے
سیر ہو کر کیجئے سیرِ گلستانِ رسول
بیقراری دروں میں کاش رخنے ڈالدیں
سینہ و دل کو نوازیں آکے مژگانِ رسول
غنچہ و گل میں الجھ کر رہ گئے ہم جیتے جی
بند ہوئیں آنکھیں تو دیکھا روئے تابانِ رسول
پر بچھاتے ہیں ملائک آج یہ کس شوق میں
حشر میں آنے کو ہیں کیا بے قرارانِ رسول
مغفرت برسانے والا ابرِ رحمت چھا گیا
لو گنہگار دکھلی وہ زلفِ پیچانِ رسول
جیتے جی گلزارِ ہستی کی بہاریں دیکھ لوں
میرے مدفن کو میسر ہو جو بستانِ رسول
حشر میں جا کر پئیں گے ساغرِ کوثر خلیل
لے کے مرتے ہیں جو اپنے دلمیں ارمانِ رسول

Marfat.com

حرمِ مصطفیٰ

خلد میں لاؤں کہاں سے تجھے گلزارِ حرم
آہ اے ولولۂ لمسِ گل و خارِ حرم

اللہ اللہ یہ ہے رفعتِ دربارِ حرم
کہ ہیں جبریل امیں تابعِ سرکارِ حرم

یادِ کوثر میں تڑپتے ہیں بلانوش ترے
ساقیا اب تو پلادے مئے گلنارِ حرم

سچ تو یہ ہے کہ وہ آغوشِ کرم میں پہنچا
جسکو آغوش میں لے سایۂ دیوارِ حرم

لذتِ آبلہ پائی کو بڑھا دیتے ہیں
مرہمِ زخمِ جگر سے ہیں سوا خارِ حرم

Marfat.com

سارے ساماں ہیں عشاق کی تسکیں کیلئے
ہے ارم میں بھی وہی رونقِ بازارِ حرم

زاہدا جوشِ جنوں خیر سے لایا ہے یہاں
اب کہاں چھوڑ کے جائیں درودیوارِ حرم

تو نے جی بھر کے زیارت کے مزے لوٹے ہیں
آ تجھے دل میں بساؤں سگِ زوّارِ حرم

کُنجِ مرقد میں ترے دم سے چراغاں ہوگا
مرحبا گریۂ تنہائی بیمارِ حرم

آبرو پائی سگِ طیبہ کے صدقہ میں خلیل
ہے بڑی چیز قدمبوسئی زوّارِ حرم

Marfat.com

باغِ مدینہ

نہ کیوں والنجم بر لب گل کھلیں گلزارِ امکاں میں
کہ ہے واللیل جلوہ ریز ان کے سنبلستاں میں

کچھ ایسا مست و بے خود ہوں خیالِ کوئے جاناں میں
کہ رکھ چھوڑا ہے گلدستہ ارم کا طاقِ نسیاں میں

لگا دی آگ بڑھ کر زندگی کے جیب و داماں میں
جنوں کو ہوش گر آیا تو آیا کوئے جاناں میں

زمانہ کیا دو عالم بھی سما سکتے ہیں انساں میں
کچھ ایسی وسعتیں ہیں اک دلِ مردِ مسلماں میں

ہوائے غیرتِ حق خاکِ ہستی بھی اڑا دے گی
قدم رکھا خرد نے گر کسی کے باغِ عرفاں میں

وہ کی ہے ضو فشانی جلوۂ رخسارِ جاناں نے
پڑی ہے صبحِ محشر منہ لپیٹے اپنے داماں میں

یہ کس نے گدگدایا ہے نسیمِ خلد کو یا رب
کہ اب تک رقص کرتی ہے مدینے کے گلستاں میں

بتا اے آرزوئے دل کدھر کا قصد رکھتی ہے
کہ طیبہ میری نظروں میں ہے جنت میرے داماں میں

خلیل اس در پہ مٹ جاؤ سکونِ زیست کی خاطر
غنیمت ہیں جو دن باقی رہے ہے عمرِ گریزاں میں

Marfat.com

دربارِ معالی

الٰہی روضۂ خیر البشر پر میں اگر جاؤں
تو اک سجدہ کروں ایسا کہ آپے سے گزر جاؤں

نجاتِ آخرت کا اس قدر سامان کر جاؤں
کہ طیبہ جا کے اک سجدہ کروں سجدے میں مر جاؤں

مدینے جانے والے سر کے بل جاتے ہیں جانیدد
مری قسمت میں ہو جانا تو با رنگِ دِگر جاؤں

ق

اڑا دوں سب سے پہلے طائرِ جاں اسطرف اپنا
سہارے سے اسی طائر کے پھر بے بال و پر جاؤں

کبھی روضہ سے منبر تک کبھی منبر سے روضہ تک
اِدھر جاؤں اُدھر جاؤں اسی حالت میں مر جاؤں

سگانِ کوچۂ دلدار کی پیہم بلائیں لوں
تماشا بن کے رہ جاؤں مدینے میں جدھر جاؤں

Marfat.com

میں کچھ درِ شفاعت لیکے لوٹوں چشم رحمت کے
جو دربارِ معالی میں کبھی باچشم تر جاؤں

تمہارے نام لیوا بے خطر جاتے ہیں محشر میں
اشارہ ہو اگر مجھکو تو میں بھی بے خطر جاؤں

توجہ ان کرم پرور نگاہوں کی جو ہو جائے
مرا ایماں سنور جائے میں ایماں سے سنور جاؤں

سمجھ کر کوچۂ جاناں میں جنت میں چلا آیا
کوئے جاناں تو طیبہ ہے میں جاؤں تو کدھر جاؤں

خلیل اب زادِ راہِ آخرت کی سعی احسن میں
مدینے سر کے بل جاؤں وہاں پہنچوں تو مر جاؤں

Marfat.com

آرزوئے مدینہ

"سفرِ مدینہ طیبہ کی آرزو میں"

آتشِ فرقتِ حضرت کو بجھاتے جائیں
دھجیاں جیب و گریباں کی اڑاتے جائیں

گاہ بہلاتے ہوئے جائیں دلِ مضطر کو
بیقراری میں کبھی آگ لگاتے جائیں

اپنی قسمت کی رسائی پہ کبھی ناز کریں
اپنی حالت پہ کبھی اشک بہاتے جائیں

قطع منزل پہ جو وحشت کبھی آڑے آئے
قصہ ہائے قرنی گا کے سناتے جائیں

چھانٹتے جائیں ہجوم غم عصیاں دل سے
اپنی بگڑی ہوئی تقدیر بناتے جائیں

سر کو بھی روکے رہیں جب ہوں مدینہ کے قریب
دل کو آدابِ زیارت بھی سکھاتے جائیں

شامِ غربت میں جو گھبرائے دلِ زار خلیل
صبحِ امید کے آثار بھی پاتے جائیں

Marfat.com

صبحِ مدینہ

کچھ حقیقت بھی بتا جلوۂ جاناں ہم کو
لوگ کہتے ہیں ملا طور کا میداں ہم کو

ہجرِ مولیٰ کی نہیں تاب یہاں بھی رضواں
خلد میں چاہئے چھوٹا سا بیابان ہم کو

سر میں سودا ہے تو دل میں ہے تمنا انکی
چشمِ بد دور کہ کافی ہے یہ ساماں ہم کو

اللہ اللہ کہ ساحل کی ہے خود اس کو تلاش
اپنے دامن میں لئے پھرتا ہے طوفاں ہم کو

خیر سے ہم بھی ہیں وابستۂ دامانِ کرم
دیکھ آنکھیں نہ دکھا جوششِ عصیاں ہم کو

شادیٔ وصل کی تمہید ہے ہجرانِ نبی
جان بھی جائے تو سودا ہے یہ ارزاں ہم کو

Marfat.com

راہِ پرخار میں تنہا ہوں کٹھن ہے منزل
خضر رہ بخشئے اک گوشۂ داماں ہم کو

جلوۂ طور سے ہے وادیٔ سینا معمور
اُن کے جلووں نے کیا چشمِ چراغاں ہم کو

بات بگڑی ہوئی بن جائے خطاکوشوں کی
دیکھے گر چشمِ کرم اشک بداماں ہم کو

للہ الحمد وہ سرکار سے نسبت ہے ہمیں
خلد دے دیں جو ملے انکا بیاباں ہم کو

بے سبب صبح مدینہ کا نہیں پیار خلیلؔ
راس آئی ہے مگر شام غریباں ہم کو

Marfat.com

بہارِ طیبہ

جوشِ وحشت نے کیا بادیہ پیما مجھکو
خلد سے لائی ہے طیبہ کی تمنا مجھکو

دیکھ لوں آپ نے کس لطف سے دیکھا مجھکو
ہوش رہ جائے دمِ نزع بس اتنا مجھکو

اپنے پیاروں کے غلاموں میں جو پایا مجھکو
چشمِ حق بیں نے بڑے پیار سے دیکھا مجھکو

اللہ اللہ مری چشمِ تصور کا کمال
کالے کوسوں سے نظر آتا ہے طیبہ مجھکو

باندھ رکھے ہیں مرے جوششِ حیرت نے قدم
کھینچ لے چل دلِ مشتاق مدینہ مجھکو

کانٹے چن چن کے سیوں چاکِ گریباں اپنا
راہِ طیبہ میں رہے ہوش بس اتنا مجھکو

Marfat.com

میں نہیں کہتا کہ کچھ ہوش رہے یا نہ رہے
سنگِ در پر ترے درکار ہے سجدا مجھکو

آپ کے ہوتے نہیں کوئی تمنا واللہ
مل گئے آپ تو بس مل گئی دنیا مجھکو

میں نے مانا کہ گنہ ہوں کی نہیں حد لیکن
کون پوچھے گا جو تم دو گے نکالا مجھکو

کوئے طیبہ سے تو لے چلنے کی ضد ہے ناصح
کس کو روؤنگا اگر خلد نہ بھایا مجھکو

میں تو سمجھا تھا کہ عصیاں مرے لے ڈوبینگے
رحمتِ حق نے مگر ڈھونڈ نکالا مجھکو

غوث اعظمؒ ہے خلیلؔ آپکے در کا منگتا
اب تو دے دیجئے آقا کوئی ٹکڑا مجھکو

Marfat.com

خندیدہ خندیدہ

کھنچا جاتا ہے دل سوئے حرم پوشیدہ پوشیدہ
تصور میں قدم بڑھنے لگے لغزیدہ لغزیدہ

دلِ بیتاب ہے اب کس لئے زاریدہ زاریدہ
سلام شوق کو جاتا تو ہے طلبیدہ طلبیدہ

وہ شیرینی ہے نامِ پاک کے میمِ مشدّد میں
کہ رہ جاتے ہیں دونوں لب بہم چسپیدہ چسپیدہ

حقیقت کیا مگر فرشِ بیاضِ دیدہ کی غافل
ملائک پر بچھاتے ہیں یہاں لرزیدہ لرزیدہ

وہ جس کی جستجو میں عرشِ اعظم بھی ہے سرگرداں
اُسے ٹوٹے دلوں نے پالیا پوشیدہ پوشیدہ

لبِ اعجازِ حضرت کی ہیں گویا دونوں تصویریں
تبسم ریز یہ کلیاں وہ گل خندیدہ خندیدہ

وہ اٹھی دیکھئے گردِ سواری شاہِ اسریٰ کی
چلی بادِ سحر مشکِ ختن سائیدہ سائیدہ

تعالیٰ اللہ یہ پاسِ خاطرِ عشاق ہے ان کو
ہے تن پر خلعتِ شاہنشہی بوسیدہ بوسیدہ

Marfat.com

وہ میرے ساقئ کوثر نے کھولا بابِ میخانہ
اٹھا وہ طیبہ سے ابر کرم بارِیدہ بارِیدہ

شبِ اسرا کے دولہا کی ضیا پاشی کا صدقہ ہے
کہ ہیں شام و سحر شمس و قمر رخشیدہ رخشیدہ

نہ ہوں کیوں کیف آور نزہتیں فردوس اعلیٰ کی
اڑا لائی ہے طیبہ سے صبا دزدیدہ دزدیدہ

کریں گی ظلمت عصیاں سے نورِ مغفرت پیدا
یہ پلکیں آپ کی شام و سحر نمدیدہ نمدیدہ

یہی دیوانگی فرزانگی کا رنگ لائیگی
مدینے جائیگی میت مری رقصیدہ رقصیدہ

یہ ہے شاہ و گدا پر فیض تعلیم نبوت کا
کہ رہتے ہیں ایاز و غزنوی گرویدہ گرویدہ

خلیلِ زار کو دیکھا تو طیبہ میں ہمدم
پڑا رہتا ہے دیوانہ سا کچھ سنجیدہ سنجیدہ

Marfat.com

اغثنی یارسول اللہ

زسرتا پا خطا کارم اغثنی یارسول اللہ
گناہگارم گناہگارم اغثنی یارسول اللہ

شکستہ پا شکستہ بال دیر خاطر پراگندہ
زحالِ زار بیزارم اغثنی یارسول اللہ

خدارا سوئے من بنگر بنہ دستِ کرم برسر
کہ بر دوشِ زمیں بارم اغثنی یارسول اللہ

تہی دست و تہی داماں گدایم بے سرو ساماں
ذلیل و رسوا و خوارم اغثنی یارسول اللہ

بلطفت شادئ مرگم بخاکِ طیبہ کن مولیٰ
بانجامے رسد کارم اغثنی یارسول اللہ

نہ زاد راہ می دارم، نہ منزل را شناسایم
پریشانم بپے کارم اغثنی یارسول اللہ

Marfat.com

بہر رنگے گناہگارم، بہر موئے سیہ کارم
بہر لطفِ تو حقدارم اغثنی یارسول اللہ

توئی مولیٰ توئی ملجا توئی ماویٰ توئی منجا
توئی یاور توئی یارم اغثنی یارسول اللہ

غریق بحر عصیاں شد متاعِ عزو ناموسم
سراپا ننگِ ابرارم اغثنی یارسول اللہ

تو خود احوالِ ما بیچارگاں را خوب تر دانی
چہ پیشت مدعا آرم اغثنی یارسول اللہ

خلیلِ قادریم ردمکن دستِ سوالم را
تُرا از تو طلبگارم اغثنی یارسول اللہ

Marfat.com

آقا کے سامنے

آتی ہے بادِ صبح جو سرور کے سامنے
سر ٹیکتی ہے زلف معنبر کے سامنے

شرمندۂ جمالِ رُخ آئی ہیں مہر و ماہ
کیا تاب لائیں روئے منور کے سامنے

طوفِ حریمِ قدس کو دوڑے ہیں بار بار
لوٹے ہیں خوب خوب ترے گھر کے سامنے

(ق)
وارفتگانِ عشق سے کچھ بھی بعید تھا
سجدے جو کرتے روضۂ انور کے سامنے

دیکھونگا کیا بگاڑے گا طوفانِ معصیت
جاؤں گا ظلِ لطف میں داور کے سامنے

ہم سے خراب حالوں کا بس تم ہو آسرا
اب ہم تو آ پڑے ہیں اسی در کے سامنے

اللہ رے جوشِ عشق کہ فردوس چھوڑ کر
پہنچا خلیل روضۂ اطہر کے سامنے

Marfat.com

دامنِ مصطفےٰ

یہ حسرت ہے تمنا بن کے لپٹوں ان کے داماں سے
رہائی جب ملے مجھ کو اِس آب وگل کے زنداں سے
مری مٹی ٹھکانے لگ چکی تھی فضلِ یزداں سے
صبا ناحق اڑا لائی مدینے کے بیاباں سے
خدا شاہد زمانہ سر کٹاتا حسنِ یوسف پر
نمک تھوڑا سا مل جاتا اگر ان کے نمکداں سے
ترے قرباں بتادے کیوں یہ طوفاں پانی پانی ہے
تری رحمت نے بڑھ کر کیا کہا سیلابِ عصیاں سے
مہ و خورشید سے کہہ دو کہ آئیں بھیک لینے کو
ہویدا وہ ہوئے جلوے پھر ان کے یوسفستاں سے
یہ کس کی یاد میں رہ رہ کے قلبِ مضطرب رو دیا
یہ کیسے آج موتی جھڑ رہے ہیں نوکِ مژگاں سے
پھنسی ہے کشتیٔ ملت بھنور میں یارسول اللہ
اشارہ آپ کا گر ہو نکل جائے یہ طوفاں سے
نہ یوں بیتاب ہو قلبِ حزیں آنے تو دے اُنکو
گرایا بے خودی نے اور میں لپٹا ان کے داماں سے
خلیل ان کا بنے تو پھر خوف کیا دنیا کے کتوں کا
سگانِ یار تو ڈرتے نہیں ہیں شیرِ نیساں سے

Marfat.com

امیدوارِ رسول

آغوش میں رحمت کی پہنچوں گر ان کا اشارہ ہو جائے
مدت سے تڑپتی ہے دل میں پوری یہ تمنا ہو جائے
اے ماہِ عرب پھر مہ کی طرف اک اور اشارا ہو جائے
پھر کفر کی ظلمت مٹ جائے پھر نور دوبالا ہو جائے
اعمال پہ اپنے غور کیا تو دل میں ہوا اک حشر بپا
ہاں شافعِ محشر تم چاہو تو دور یہ دھڑکا ہو جائے
اے چشم ندامت بہہ کے ذرا امید شفاعت کر پیدا
ہر موج معاصی ممکن ہے رحمت کا سفینا ہو جائے
ہنگام سجود اے جوشِ جبیں لازم ہیں ادب کے بھی آئیں
سجدوں کی فراوانی میں کہیں ہنگامہ نہ برپا ہو جائے
اس ہند سے طیبہ کو جاؤں سر روضۂ اقدس پہ رکھوں
سر رکھ کے میں پھر اس وقت اٹھوں جب روح روانا ہو جائے
اے آتشِ عشقِ روئے منور اور بھڑک کچھ اور بھڑک
یہ جاں ہو رخِ انور پہ فدا اور ان کا نظارا ہو جائے
ہو پاس شریعت بھی کامل اور آن رہے مدہوشوں کی
جب گرد ترے روضے کے پھروں انداز کچھ ایسا ہو جائے
اے بادِ صبا طیبہ جا کر، کہنا کہ خلیلِ خستہ جگر
فرقت میں تڑپتا ہے یکسر ہو حکم تو طیبا ہو جائے

Marfat.com

شوقِ دید

تسلّی دلِ ناشاد فرمائی نہیں جاتی
حضور اب خواب میں بھی شکل دکھلائی نہیں جاتی

نہیں جاتا مرا شوقِ تلاشِ کوچۂ جاناں
نہیں جاتی تمنائے جبیں سائی نہیں جاتی

ضرورت ہے کمالِ جذب کی راہِ محبت میں
زمینِ کوچۂ جاناں کہاں پائی نہیں جاتی

مرے آقا تری امت سے بخت و وقت روٹھے ہیں
یہ گتھی ایسی الجھی ہے کہ سلجھائی نہیں جاتی

کہاں وہ شوقِ اظہار تمنائے دلِ محزوں
کہاں اک بات بھی ہونٹوں پہ اب لائی نہیں جاتی

تعالی اللہ زیبائی وجہِ احمدِ مرسل
کہ جلوے لاتعد ہیں پھر بھی یکتائی نہیں جاتی

اگرچہ ہاتھ خالی ہیں مگر ہر شے کے والی ہیں
خلیل ان کے گدا کی شانِ دارائی نہیں جاتی

Marfat.com

دردِ عشق

اے جذبۂ محبت کچھ جذبِ دل دکھا دے
طیبہ کی ہر گلی میں کعبہ مرا بنا دے

اے صرصرِ محبت طیبہ اڑا کے لے چل
للہ اب ٹھکانے مٹی مری لگا دے

رہ رہ کے پھر جبیں میں سجدے تڑپ رہے ہیں
اے خضرِ عشق راہِ کوئے نبی بتا دے

بخشا ہے گر زباں کو ذوقِ شراب تو نے
ساقی میں تیرے صدقے کوثر کی مے پلا دے

آدابِ بندگی سے واقف نہیں ہے یہ دل
کچھ دردِ عشق دے کر درد آشنا بنا دے

جو آہ لب سے نکلے دَم اُن کا بھرتی نکلے
اے عشقِ روئے انور دل میں وہ لو لگا دے

اٹھتی ہوئی ہیں موجیں بڑھتا ہوا ہے طوفاں
بگڑی بنانے والے بگڑی مری بنا دے

Marfat.com

آکر سگانِ طیبہ میّت مری اٹھائیں
اے رحمتِ دو عالم اتنا تو مرتبہ دے

رحمت تری قریں ہے ٹوٹے ہوئے دلوں سے
بچھڑے ہوؤں کو یارب اک بار پھر ملا دے

تیری عطا فزوں ہے میری طلب کا منہ کیا
میری طلب سے افزوں اے میرے کبریا دے

ہر صبح شام سی ہے ناکام زندگی کی
ہر شام زندگی کو میری سحر بنا دے

پھر معصیت نے ڈیرا ڈالا ہے گردشوں کا
یارب مجھے پناہِ دامانِ مُصطفیٰ دے

یارب خلیل مضطر ہے خوار و زار و ابتر
اچھے میاں کا صدقہ اچھا مجھے بنا دے

Marfat.com

درِ رسول

غازۂ دین غبارِ رہِ جاناں ہو جائے
رہروِ دشتِ مدینے کا یہ ساماں ہو جائے

کیوں نہ نازاں ہو مقدر پہ میسر جس کو
خاک بوسئ درِ شاہِ رسولاں ہو جائے

مجھکو فرصت نہ ملے طیبہ سے لوٹ آنے کی
وصلِ دائم سے مبدّل غمِ ہجراں ہو جائے

اے ملیحِ عربی تیری ملاحت کے نثار
لطف آئے جو ہر اک زخم نمکداں ہو جائے

کوئے جاناں میں ہوں یوں پاسِ ادب ہے ورنہ
پرزے پرزے تو ابھی جیب و گریباں ہو جائے

بلبلِ باغِ مدینہ جو چہک اٹھے خلیل
باغِ فردوس کا ہر مرغ غزل خواں ہو جائے

Marfat.com

شفیعِ اُمّت

فراقِ مصطفےٰ میں جان و دل کی غیر حالت ہے
جنوں آنکھیں دکھاتا ہے گریباں گیر وحشت ہے

دلِ بیتاب وہ شاید بلانے کو ہیں طیبہ میں
ٹپکنا زخم کا تمہیدِ فتحِ بابِ قسمت ہے

بلائیں لے رہا ہوں معصیت کوشی کی رہ رہ کر
مرے عصیاں کی ظلمت آئینہ دارِ شفاعت ہے

کمالِ صنعتِ صانع عیاں ہے روئے تاباں سے
کہ شکّر زا ملاحت ہے نمک آگیں صباحت ہے

سگانِ کوئے طیبہ سے گلے مل مل کے روتا ہوں
مری دیوانگی واللہ صد رشکِ فراست ہے

اب ایسے میں بن آئی ہے گنہگارانِ اُمّت کی
رضا جُو ہے محب محبوب سرگرمِ شفاعت ہے

گزرتے ہیں خیالِ عارض و گیسو میں روز و شب
مری ہر شامِ عسرت، ابتدائے صبحِ عشرت ہے

Marfat.com

ذرا جھوٹے ہی کو تر دامنو! تر آستیں کر لو
بہانہ ڈھونڈتی بہرِ شفاعت انکی رحمت ہے

تجلی پڑ رہی ہے من رانی قد رائی الحق کی
مرا آئینۂ دل جلوہ گاہ نورِ وحدت ہے

کہاں تک کیجئے تفسیر سبحان الذی اسریٰ
کہ آغوشِ دنیٰ میں مصطفیٰ کا قصرِ رفعت ہے

تصور میں وہ آ آ کر لگی دل کی بجھاتے ہیں
تکا کرتی ہے منہ جلوت مری خلوت وہ خلوت ہے

چھلکتی ہے یہاں جام و سبو سے لذتِ کوثر
ولایت در حقیقت چاشنی گیرِ نبوت ہے

مری نظریں اڑا لائی ہیں کس کا جلوۂ رنگیں
کہ چشم نامرادی سے ٹپکتا خون حسرت ہے

خلیل اب بے خودی کے ہاتھ ہے شرم و حیا میری
کہ وہ آتے ہیں اور دل کو مچل جانیکی عادت ہے

Marfat.com

آستانِ نبی

درِ پاک مصطفےٰ پر اگر ہم بھی آتے جاتے
تجھے کیا بتائیں اے دل جو تجھے وہاں دکھاتے

تری رحمتوں کے جھونکے جو انھیں نہ گدگداتے
نہ یہ پھول مسکراتے نہ چمن ہی کھلکھلاتے

نہیں بے سبب فلک پر یہ چراغ ٹمٹماتے
تری خاک رہگزر سے ہیں مگر نظر چراتے

بخدا کہ طور کا سا کبھی ہم بھی لطف اٹھاتے
جو تمہارا روئے زیبا کسی طور دیکھ پاتے

وہ چلی نسیم رحمت وہ بڑھے شفیعِ محشر
وہ لپٹ رہے ہیں دیکھو مری معصیت کے کھاتے

دلِ بے قرار کو پھر حرم نبی کی دُھن ہے
چلو زائرو مدینے بہ ادب قدم بڑھاتے

یہ سراغِ معرفت ہے یہی راز بندگی ہے
کہ یہ آستاں نہ ہوتا تو جبیں کہاں جھکاتے

یہ مری خودی نے مجھکو کیا پائمال ورنہ
کہیں ان کے آستاں سے بھلا ہم بھی سر اٹھاتے

تو خلیل چیز کیا تھا تجھے کون پوچھتا تھا
ترے مرشدِ گرامی جو نہ حوصلے بڑھاتے

Marfat.com

نعت نبی

شراب خلد کی اے دوست گفتگو کیا ہے
زلالِ شہ ہو میسر تو یہ سبو کیا ہے

عذابِ نار خبر ہے ہمیں کہ تو کیا ہے
مگر کسی کی شفاعت کے روبرو کیا ہے

خیالِ زلفِ رخِ شہ میں غرق رہتا ہوں
نہ پوچھئے مری دنیائے رنگ و بو کیا ہے

جو تیری راہ میں پائیں قبولیت کا شرف
تو لاکھ جانیں بھی قرباں یہ اک گلو کیا ہے

خدا گواہ مری ہر مراد بر آئے
حضور اتنا جو کہہ دیں کہ آرزو کیا ہے

خلیل تجھ سا سیاہ کار اور نعتِ نبی
یہ فیضِ مرشدِ برحق ہے ورنہ تو کیا ہے

Marfat.com

طیبہ کا چاند

حیرت میں غرق جلوۂ شام وسحر رہے
طیبہ کا چاند دل میں اگر جلوہ گر رہے

ہاں سوئے روضہ سجدوں کا لے محتسب حساب
ہم محوِ بے خودی ہیں یہ پیشِ نظر رہے

انوارِ قربِ روضہ کا ہونے لگا نزول
اے میرے بے خبر ذرا اپنی خبر رہے

حقا کہ پیشوائی کو بڑھتی ہیں رحمتیں
کیوں پھر دعائے نیم شبی بے اثر رہے

اللہ رے ناخدائی امیدِ مغفرت
طوفانِ معصیت میں بھی ہم بے خطر رہے

(مقطع دستیاب نہ ہوا)

Marfat.com

رشحۂ کوثر

سنگِ درِ جاناں ہے اور ناصیہ فرسائی
یارب مرے سجدوں کی ہو جائے پذیرائی

اُس جلوۂ زیبا کے اللہ رے شیدائی
خود آپ تماشا ہیں خود آپ تماشائی

ہو راہ مدینہ میں یوں بادیہ پیمائی
ہر گام پہ سجدوں کی ہو انجمن آرائی

رہتی ہے نگاہوں میں فردوس کی رعنائی
خاک رہ طیبہ ہے یا سرمۂ بینائی

بخشی ہے مسیحائی تم نے ہی مسیحا کو
تم جانِ مسیحا ہو، تم جانِ مسیحائی

اخلاق و محاسن میں، افضال و محامد میں
خالق نے تمہیں بخشی ہر شان میں یکتائی

Marfat.com

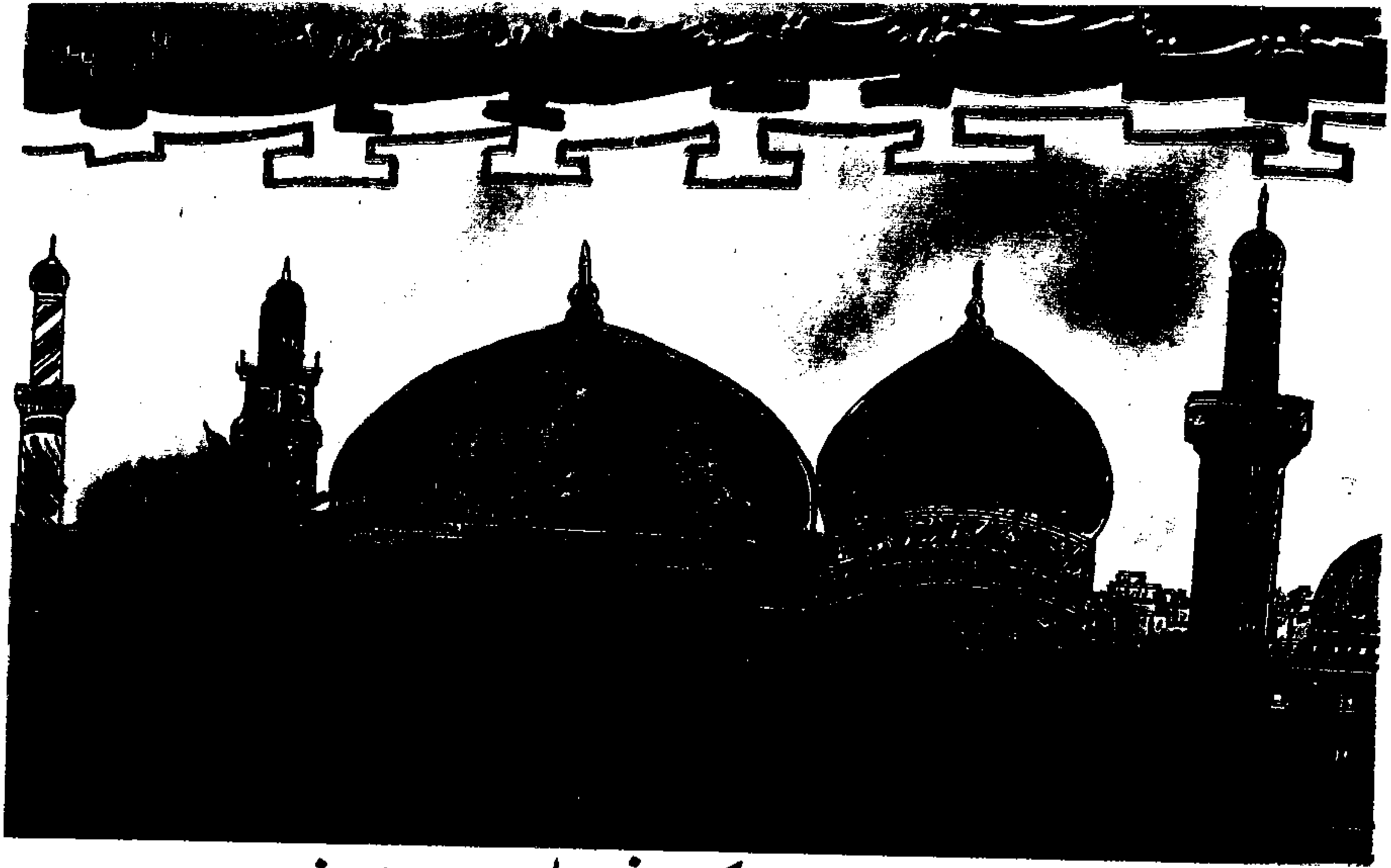

روضہ مبارک حضورِ غوث پاک رضی اللہ عنہ بغداد شریف

Marfat.com

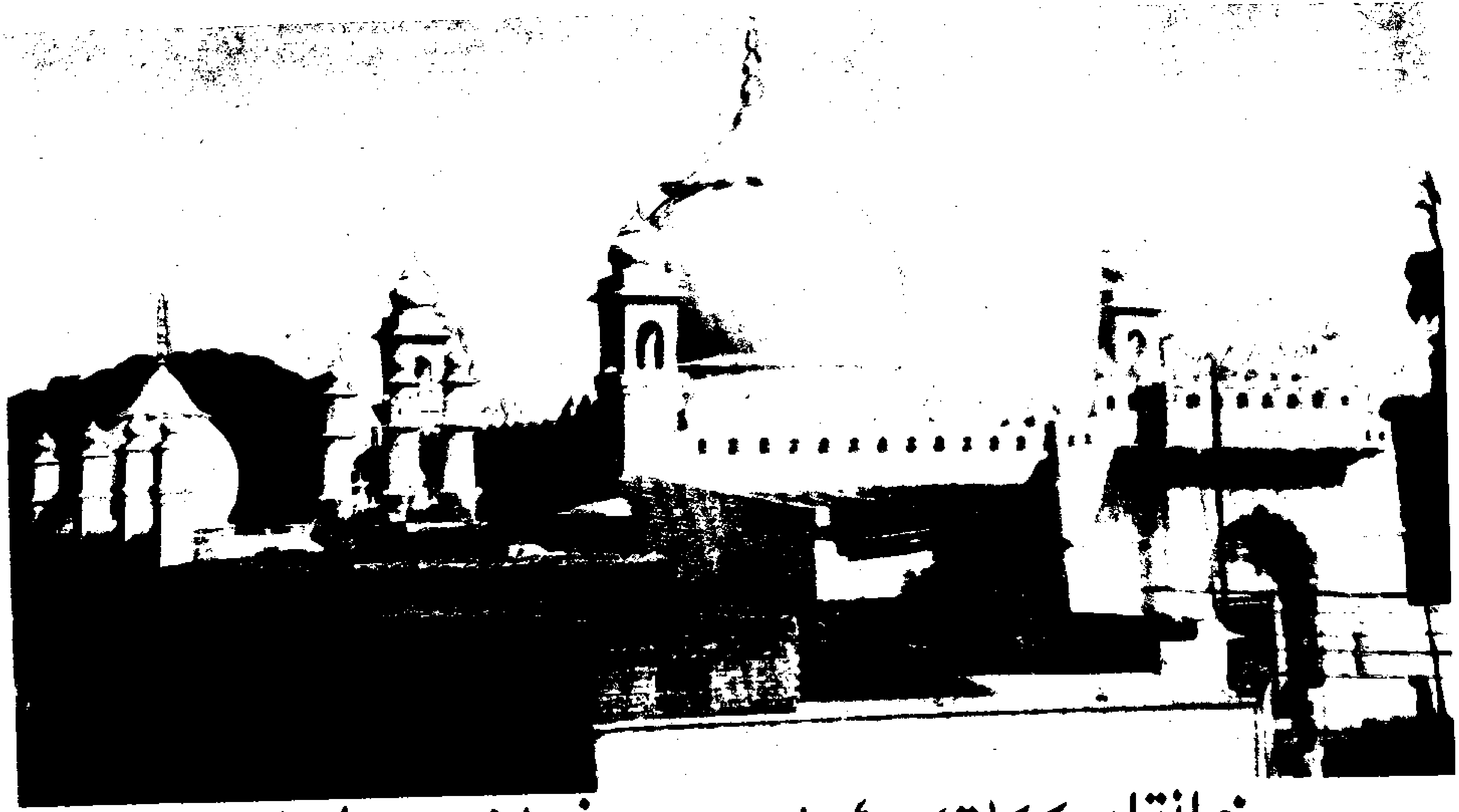

خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ شریف بھارت

Marfat.com

بے اُن کے توسط کے، مانگے بھی نہیں ملتا
بے اُن کے توسّل کے پرسش ہے نہ شنوائی

ہاں اُن کے گداؤں میں، شامل ہیں سلاطیں بھی
ہاں اُن کے گداؤں پہ قربان ہے دارائی

یادِ شہِ کوثر میں، دل ہے یوں طرب آگیں
جیسے کہیں بجتی ہو فردوس میں شہنائی

دہلیز پہ روضہ کی نذرانے میں جاں دیدی
اللہ غنی میں اور یہ طرّۂ دانائی

رحمت نے خلیل ان کے دامن میں اماں بخشی
جب بھی مرے عصیاں نے چاہی مری رسوائی

Marfat.com

قصیدۂ مدینہ

کچھ اوجِ بارگاہ مدینہ کروں رقم
اے حور شاخ طوبیٰ سے لانا ذرا قلم
اللہ کس قدر ہے یہ دربارِ محتشم
بے اذن جبرئیل بھی رکھتے نہیں قدم
کوئی عجب نہیں ہے کہ ہو رو کشِ ارم
محبوب کا حرم ہے یہ محبوب کا حرم
آنکھیں نہیں، بچھے ہیں یہاں اہلِ دل کے دل
رکھیں قدم ادب سے سلاطینِ ذی حشم
زاہد حریم کعبہ کی تسلیم حرمتیں
لیکن رسولِ پاک سے منسوب وہ حرم
چھایا ہوا فضائے مدینہ پہ ابر ہے
برسے گا مے کشوں کے لئے لکۂ کرم
میری نظر میں صرف یہی وہ مقام ہے
ملتے ہیں جس مقام سے دنیا و دیں بہم
جن و بشر کجا ہیں ملائک نیاز مند
ہر اک بقدرِ ظرف ہے معمورۂ نعم
اس آستاں کا فیض ہے ہر ذی نفس پہ عام
اے دل تجھے کہاں ابھی اندازۂ کرم

Marfat.com

اس سرزمیں سے عرشِ بریں کو ہیں نسبتیں
اس سرزمیں کا وادیٔ ایمن پہ ہے قدم

یہ آستاں ہے قبلہ نماد خدا نما
یہ آستاں ہے کعبۂ ایماں کا مستلم

یہ آستاں ہے باعثِ تخلیق کائنات
مربوط اس آستاں سے ہے ماو شما کا دم

شاہانِ کجکلاہ، گدایانِ بارگاہ
ہیں ان کے خانہ زاد سلاطینِ ذی حشم

دونوں جہاں کے ہیں وہی مخدوم و مقتدیٰ
دونوں جہاں انہیں کے ہیں محکوم و محتکم

میں کیا کہ جبرئیل جو مدح و ثنا کریں
واللہ اس تمام سے ہیں افضل و اتم

بلکہ تمام دفترِ اوراقِ کائنات
ان کی ثنا میں ایسے جیسے کہ یم سے نم

القصہ دو جہاں میں ہے مخصوص آپ سے
وہ رفعتیں کہ جنکا نہیں کوئی ہم قدم

موجیں سی اٹھ رہی ہیں سرور و نشاط کی
لہریں سی لے رہا ہے دلِ بے نیازِ غم

Marfat.com

توفیقِ خیر مجھکو جو ربِ قدیر دے
مضموں ہو اُن کے حسنِ سراپا کا مرتسم

تصویر ہے جمال و جلالِ الٰہ کی
یعنی وہ رخ ہے آئینۂ جلوۂ قِدم

اللہ اُن عذاروں کی جلوہ طرازیاں
گویا ہیں ایک برج میں شمس و قمر بہم

عرشِ بریں پہ پہنچوں اگر سر کا نام لوں
چھیڑوں جو ذکر پا تو سرِ سروراں ہو خم

حیرت میں ہوں کہ گوہر دنداں کو کیا کہوں
کہہ دوں جو کہکشاں کو دُرر ہائے منتظم

سینہ ہے طورِ سینا تو دل مرکزِ جمال
لب مصدرِ فیوض، دہن منبعِ حِکَم

تبیان ہو جو اُن کے بیان و زبان کا
بے جا نہیں، عرب کو میں کہہ دوں اگر عجم

جیسے سوادِ بحر پہ کرنیں ہوں موجزن
یوہیں جبیں پہ جلوہ فگن موجۂ کرم

ترساں ہیں گبر و ترسا عجب رعب و داب ہے
لرزاں ہیں ان کے نام سے بتخانوں میں صنم

Marfat.com

تسنیم و سلسبیل کا صدقہ مجھے بھی دو
کوثر کے شاہ، ساقیٔ میخانۂ حرم

یہ روسیاہیاں نہ کریں روسیاہ مجھے
میرے حضور، دافعِ کرب و غم و الم

لوٹا ہے مجھکو دردِ غمِ روزگار نے
توڑا ہے مجھ پہ گردشِ ایام نے ستم

اور اس پہ میری شامتِ اعمال مستزاد
تر دامنی کے ساتھ تہی دامنی کا غم

ہر کس متاعِ خویش را دارد بہائے بیش
آں روسیاہ کہ ہیچ میرزد منم منم

بد ہوں مگر میں اچھے میاں[1] کا غلام ہوں
غوث الوریٰ کا صدقہ خدایا کرم کرم

یارب تجھے انہیں کی اداؤں کا واسطہ
یارب تجھے انہیں کی رضا جوئی کی قسم

مولیٰ ہوں بے حساب عطایا مجھے عطا
یعنی بقدرِ جرم و خطا ہو ترا کرم

---

[1] ضیاء الاصفیا حضرت سید شاہ آلِ احمد اچھے میاں مارہروی رضی اللہ عنہ
م ۱۲۳۵ ھج

Marfat.com

ہو اپنے مرشدوں کے جلو میں جہاں رضاؔ[1]
یعنی جہاں ہو سایہ کناں قادری علم

اور غلغلہ جہاں یہ محمد[2] میاں کا ہو
ہوں خیمہ زن جہاں مرے سرکار کے خدم

فرمائیں مجھ سے شاہِ مدینہ کہ ہاں خلیل
محبوب کا حرم ہے یہ محبوب کا حرم

اور میں کروں یہ عرض کہ بندے کی کیا بساط
کچھ شانِ بارگاہِ مدینہ کرے رقم

آئے پسندِ خاطرِ اقدس مرا کلام
سرکار کا کرم ہے یہ سرکار کا کرم

سن کر مرا قصیدہ یہ فرمائیں شاہِ دیں
تو مستحق ہے خلعتِ فاخر کا' لاجرم

اتنے میں قدسیوں سے اٹھے شور مرحبا
اور میں کہوں کہ یہ بھی ہے منجملۂ کرم

---

[1] امامِ اہلسنت اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ م ۱۳۴۰ ھ

[2] تاج العلماء اولادِ رسول حضرت سید شاہ محمد میاں قادری مارہروی رضی اللہ عنہ م ۱۳۷۵ ھ

Marfat.com

مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سرکار میں

"عرضِ احوال واقعی"

اے کہ ذاتِ تو تجلی گاہِ نورِ ایزدی
اے بذاتِ تو مزین مسندِ پیغمبری

اے کہ نوری پیکرِ تو ظلِ ذاتِ سرمدی
اے بفرقِ پاک تو موزوں کلاہ سروری

اے کہ در شانِ تو وارد رحمتہ للعلمین
اے کہ جانِ غمزدہ را صبر و تسکیں آمدی

گفتگوئے تست شرحِ مامضٰی وَماغَبَر
کیف اندازِ تکلم رشکِ قندِ پارسی

دیگراں را کے سزد شانے کہ تو داری شہا
پایۂ زیریں تو اعلیٰ ز بامِ قیصری

طرہ الفقرُ فخری تیری شانِ امتیاز
تیرے ٹھکرائے ہوئے ہیں تاج و تختِ خسروی

تاج والے جبہ فرسا ہیں تری سرکار میں
موجبِ جاہ و حشم ہے کفش برداری تری

Marfat.com

تیری تابش سے منور ہیں زمین و آسماں
تیرے ذروں سے درخشاں گنبدِ نیلوفری
ہے وجودِ پاک تیرا رونقِ بزمِ جہاں
تیرے باعث گلستانِ دہر میں ہے تازگی
غلغلہ ہے آج تک بزمِ ملائک میں ترا
آج تک ہے محوِ استعجاب چرخِ چنبری
تیرے قدموں سے ہے وابستہ بہارِ کائنات
منتسب ہے تیرے دامن سے نشاطِ زندگی
یا انیسَ الھالکینَ التفاتے سوئے ما
یا مُرادَ العاشقینَ یک نگاہِ دلبری
یا شفیعَ المذنبینَ جرمِ مارا درگزار
رحمۃً للعٰلمینَ ملجا و ماویٰ توئی

خیز کہ افواجِ باطل جنگ جویاں آمدند
با سنان و تیر و پیکاں بر مسلماں تاختند

یا رسول اللہ حالِ بندگانت بنگری
گوشۂ چشمِ کرم للہ بر ماہم کنی
دیکھئے حسرت زدوں کا دم لبوں پر آچکا
دیکھئے ناموسِ مسلم کی ہوئی عصمت دری
خوبیٔ تقدیر ہو یا بخت کی گردش کہ ہے
کامیابِ زندگی، ناکامیاب زندگی

Marfat.com

خُم کے خُم ہیں مغربی میخانۂ توحید میں
ساقیانِ قوم ہیں مستِ شرابِ مغربی

صرصرِ تہذیبِ یورپ چل رہی ہے ہر طرف
گلستانِ زیست میں اڑنے لگی ہے خاک سی

کشتئ علم شریعت کی خبر تو لیجئے
بڑھتا ہی جاتا ہے طوفانِ علومِ فلسفی

دشمنانِ مذہب و ملت ہیں سرگرم دغا
قصرِ ملت ڈھا رہے ہیں ملحدانِ نیچری

ڈھونڈتے ہیں شاہراہ اک اور مسلم کیلئے
پردۂ اسلام میں، اسلام سے بالکل بَری

مدعا یہ ہے کہ ان کی خواہشیں آزاد ہوں
آرزو یہ ہے کہ ملت کی بنے صورت نئی

کفر پر ایمان لائیں اور کہیں ایماں کو کفر
کجروی کو دیں یہ سمجھیں اور دیں کو گمرہی

دستگیرا! بے کسوں کی دستگیری کیجئے
لٹ گئے ہم یارسول اللہ دہائی آپ کی

جان کھینچے لے رہا ہے انقلابِ حشر زا
خون چوسے لے رہے ہیں عیسوی و موسوی

Marfat.com

ہاں بجا ہے ہم اسی قابل تھے جیسے ہو گئے
لیکن اے سرکار امت آپ کی ہے آپکی

آپ گر روٹھے رہیں گے پھر ہمارا کون ہے
کون ہم آفت کے ماروں کی کرے گا دلدہی

وقت ہے امداد کا سرکار اب تو آیئے
پھر نہ رونے کیلئے آئے گی ہم کو بے کسی

بول بالا ہو ترا اے دستِ تو دستِ خدا
اب تو بھر دے جھولیاں منگتا ؤں کی میرے غنی

پھونک دے پھر انجمن میں جذبۂ باطل شکن
ڈال دے ہر مردہ تن میں روحِ جوشِ غزنوی

صدق دے صدیق کا عثمان کی شرم و حیا
عدل دے فاروق کا اور زورِ بازوئے علی

حرزِ من لاحرزَ لہ یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ
با ہزاراں التجا گوید خلیلِ قادری

ثروتِ بے ثروتاں اے دولتِ بے دولتاں
ما غریباں و گدایاں ہم تو سلطان و شہی

از غمِ دنیا و ہم عقبیٰ شہا آزاد کن
بادشاہا سرورا بہرِ خدا امداد کن

Marfat.com

دیوانِ شفاعت

قطعہ نعتیہ

یہ مانا میرے عصیاں کی نہیں ہے کوئی حد شاہا
مجھے تسلیم اپنی ہر خطا بے رد وکد شاہا
مگر تم چاہو تو ہر جرم، رحمت سے بدل جائے
کہ دیوانِ شفاعت میں تو ہے ایسی بھی مد شاہا

سرکار کی گلی

قطعہ نعتیہ

دنیائے رنگ و بو میں جلوہ طراز ہو جا
یعنی غبارِ راہِ شاہِ حجاز ہو جا
سجدے جبیں کے وقفِ درگاہِ ناز کر دے
سرکار کی گلی میں جانِ نیاز ہو جا

Marfat.com

دامانِ مصطفٰے

قطعہ نعتیہ

اتنا تو مرے سرور تقریب کا ساماں ہو
جب موت کا وقت آئے اور روح خراماں ہو
دنیائے تصور میں دربار ترا دیکھوں
سر ہو ترے قدموں پر، سر پر ترا داماں ہو

توبہ توبہ

قطعہ نعتیہ

بھروسہ ہے ہمیں تو شافعِ محشر کی رحمت کا
نہ ہو ایماں جسے لَا تَقْنَطُوْا پر وہ کرے توبہ
امیدِ عفو و بخشش پر تو عصیاں کو خریدا تھا
تری رحمت سے میں مایوس ہو جاؤں ارے توبہ

Marfat.com

تمنّا

تڑپ رہا ہے خلیلؔ اس قلق میں طائرِ روح
کہ شاخِ نخلِ مدینہ پہ آشیاں نہ ہوا

حاضریٔ طیبہ

اس دل لگی میں کام مرا بن گیا خلیلؔ
طیبہ کو کھینچ لے گئی دل کی لگی مجھے

Marfat.com

صلوٰۃ وسلام بدرگاہِ خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام

(اِس سلام کی خصوصیت یہ ہے کہ ہر شعر کا دوسرا مصرعہ کلامِ رضاؔ سے مستفاد ہے۔ مرتب)

شام وسحر سلام کو حاضر ہیں السلام　　شمس وقمر سلام کو حاضر ہیں السلام
سب تاجور سلام کو حاضر ہیں السلام　　جن وبشر سلام کو حاضر ہیں السلام

بس اک نگاہ لطف شہنشاہِ بحر وبر
سب بحر وبر سلام کو حاضر ہیں السلام
سر خم ہر ایک اوج کا ہے در پہ آپ کے
سب کرّ وفر سلام کو حاضر ہیں السلام
گل ہیں نثار قدموں پہ خم ہے جبینِ کوہ
سنگ وشجر سلام کو حاضر ہیں السلام
اے جانِ کائنات وَ مقصودِ کائنات
سب خشک وتر سلام کو حاضر ہیں السلام
راحت ملی ہے دامنِ عالم پناہ میں
شوریدہ سر سلام کو حاضر ہیں السلام
حاضر ہیں سب دعاؤ تمنا کے ساتھ ساتھ
عرض واثر سلام کو حاضر ہیں السلام
اٹھ جائے ہر نگاہ سے اب تو ہر اک حجاب
اہلِ نظر سلام کو حاضر ہیں السلام

چارہ گرِ خلیلؔ و مسیحائے کائنات　　خستہ جگر سلام کو حاضر ہیں السلام

Marfat.com

مناقِب

Marfat.com

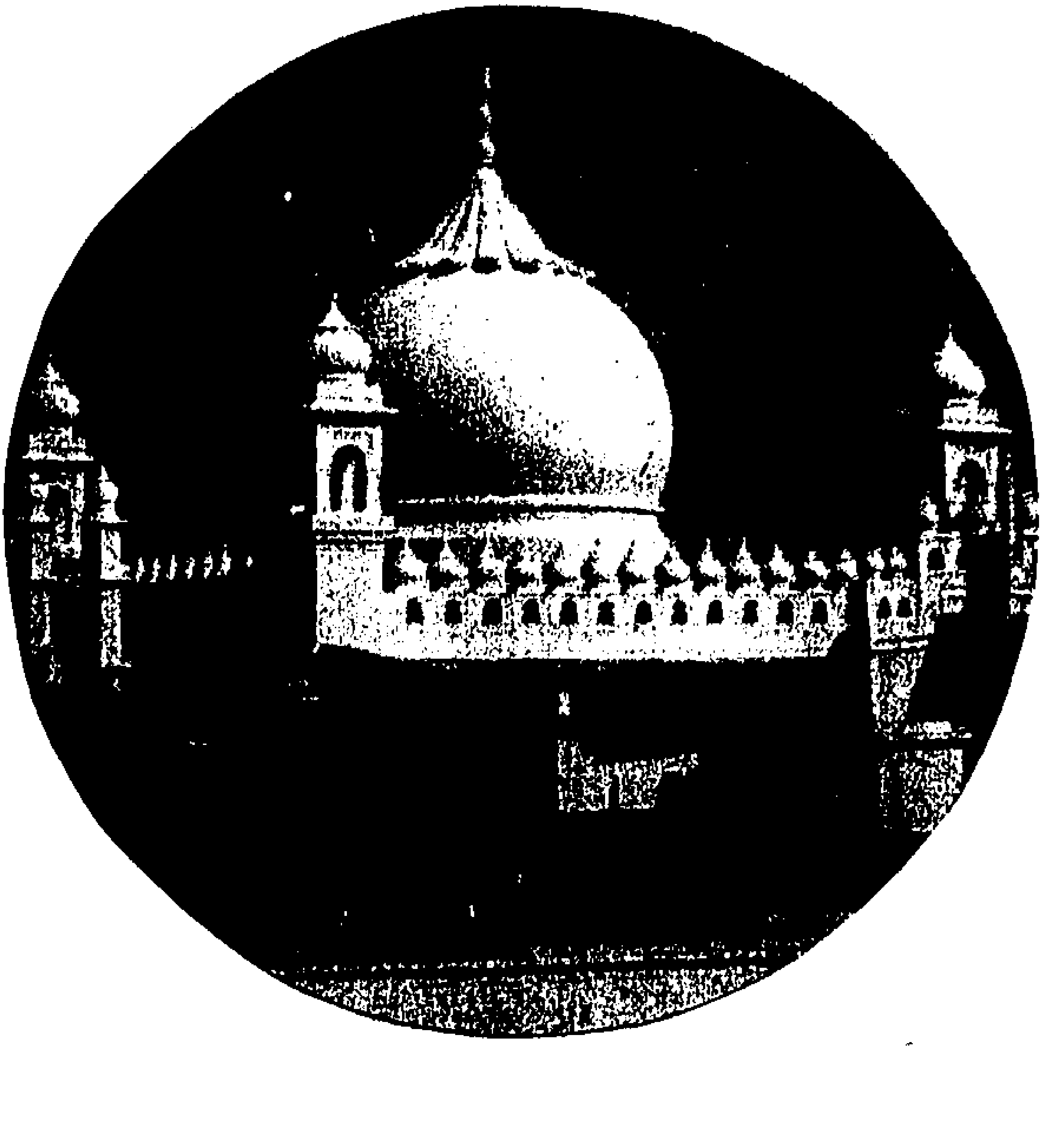

Marfat.com

احمد نوری رضی اللہ عنہ

منقبت

برائے عرس نوری رجب ۴۷ھ مارہرہ مطہرہ ارسال کردہ شد

تعالی اللہ یہ ہے اوجِ مقامِ احمدِ نوری
کہ قدسی ڈھونڈتے پھرتے ہیں بامِ احمدِ نوری

نہ کیوں لذت دہِ کوثر ہو جامِ احمدِ نوری
شہِ تسنیم سے ملتا ہے نامِ احمدِ نوری

جہاں پر فضلِ مولیٰ ہے بنامِ رحمتِ عالم
جہاں میں رحمتِ حق ہے بنامِ احمدِ نوری

یہاں سے کالے کوسوں دور ہیں تاریکیاں شب کی
منور صبحِ طیبہ سے ہے شامِ احمدِ نوری

کلامِ احمدِ نوری کلامِ حق تعالیٰ ہے
کلامِ حق تعالیٰ ہے کلامِ احمدِ نوری

Marfat.com

غلاموں کو سراغِ منزلِ مقصود بتلا جا
تو کس منزل میں ہے ماہِ تمامِ احمدِ نوری

خدایا گلشنِ برکات سے ہم برکتیں پائیں
پھلے پھولے سدا نخلِ مرامِ احمدِ نوری

مری جانب سے عرضِ اشتیاقِ دید کر دینا
صبا جائے جو تو بہرِ سلامِ احمدِ نوری

مجلّٰی آیۂ تطہیر سے ہے پاک دامانی
زہے اکرامِ اجدادِ کرامِ احمدِ نوری

ملے مجھ روسیہ کو بھی تری تنویر کا صدقہ
میں صدقے تیرے اے فیضانِ عامِ احمدِ نوری

یہ نسبت ہی خلیلِ زار کو دارین میں بس ہے
کہ ہے پروردۂ فیضِ مُدامِ احمدِ نوری

Marfat.com

"عنوانِ معرفت ہے مقالِ ابوالحسین"

منقبت

عرسِ رجب شریف ۱۳۸۲ھ

وہ جام دے ہو جس میں زلالِ ابوالحسین
ساقی پھر آرہا ہے خیالِ ابوالحسین

امیدوار ایک تجلی کے ہم بھی ہیں
نظروں کو ہے تلاشِ جمالِ ابوالحسین

تصویریں ہیں یہ جاہ و جلالِ حضور کی
جاہِ ابوالحسین و جلالِ ابوالحسین

یارب مری جبیں سے کبھی آشکار ہو
تابندگیٔ ماہ جمالِ ابوالحسین

پیتے ہیں، مے پرستی کا الزام بھی نہیں
زاہد یہ دیکھ جامِ سفالِ ابوالحسین

قادر ہے وہ جو چاہے تو یوں موت دے مجھے
یہ سر ہو اور خاکِ نعالِ ابوالحسین

معراجِ زیست ہو جو کہیں عزرئیل یوں
آ اے خلیلِ شیریں مقالِ ابوالحسین

Marfat.com

مدحتِ احمد رضا رضی اللہ عنہ

منقبت اعلیٰحضرت بریلوی قدس سرہٗ

اللہ اللہ نو بہارِ عظمتِ احمد رضا
غنچہ غنچہ ہے زبانِ مدحتِ احمد رضا

سایۂ قصرِ دنیٰ میں منزلت پایا ہوا
کتنا اونچا ہے مقامِ عزتِ احمد رضا

قربِ حق کی منزلوں میں گم نہ ہوں کیوں رفعتیں
جلوہ گاہِ مصطفےٰ ہے رفعتِ احمد رضا

مصطفےٰ کی بھینی بھینی نکہتوں میں تہ بہ تہ
مہکی مہکی ہے فضائے نکہتِ احمد رضا

التفاتِ جلوۂ غوث الوریٰ سے مُنسلک
رشکِ صد جلوت ہے یعنی خلوتِ احمد رضا

Marfat.com

لختِ لختِ دل ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ضو سے باغ باغ
ماہ طیبہ کی ضیاء ہے طلعتِ احمد رضا

نورِ آنکھوں کو ملا خلوت گہِ دل کو سرور
جب تصور نے سنواری صورتِ احمد رضا

پھیکی پھیکی سی ہے ساقی صبح و شامِ زندگی
آئے پھر گردش میں جامِ لذتِ احمد رضا

پھولتا پھلتا رہے گا باغِ مارہرہ مدام
کہہ رہی ہے یہ بہارِ برکتِ احمد رضا

بارک اللہ فیضِ عامِ حضرتِ اچھے میاں
اچھے اچھوں کا ہے قبلہ سیرتِ احمد رضا

جس خلیلِ زار کو اعزاز بخشا آپ نے
وہ بھی ہے اک شرمسارِ نسبتِ احمد رضا

(یہ منقبت بحیثیت صدر مشاعرہ پڑھی گئی، مشاعرہ مدرسہ احسن البرکات میں ہوا تھا)

Marfat.com

حق نما رضا ہے

جلوۂ قدرتِ خدا ہے رضا
ظلِ آیاتِ کبریا ہے رضا

پرتوِ شانِ مصطفیٰ ہے رضا
سایۂ فضلِ مرتضیٰ ہے رضا

صبحِ ایمان کی ضیا ہے رضا
شامِ عرفان کی جلا ہے رضا

کعبۂ عشقِ اصفیا ہے رضا
قبلۂ شوقِ اذکیا ہے رضا

اعلیٰ حضرت مجددِ ملّت
اہلسنت کا مقتدا ہے رضا

وارثِ وارثانِ علمِ نبی
عطرِ مجموعۂ ہُدیٰ ہے رضا

فقہِ حنفی کا بے مثال فقیہ
بو حنیفہ کا لاڈلا ہے رضا

Marfat.com

منتہی مبتدی ہیں جن کے حضور
ایسے لاکھوں کا منتہا ہے رضا

راہِ عرفاں کا مردِ حق آگاہ
چشم حق بیں کا مدعا ہے رضا

آبگینہ فَقَدْ رَاٰی الحق کا
سچ تو یہ ہے کہ حق نما ہے رضا

شاہِ بغداد کی توجہ سے
قادریوں کا رہ نما ہے رضا

اچھے اچھوں سے نسبتوں کے طفیل
اچھے اچھوں کا پیشوا ہے رضا

باغِ برکات کی بہارِ نو
ہاں رضا ہاں رضا رضا ہے رضا

کوئی مشکل نہیں مجھے مشکل
میرا مشکل کشا رضا ہے رضا

ایں ہم از فیضِ مرشد است خلیل
جلوہ فرمود گا ہے گا ہے رضا

Marfat.com

گلستانِ قاسمی

منقبت حضرت مرشد برحق شاہ ابوالقاسم عرف شاہ جی میاں قدس سرہ

برموقع عرس شریف صفر ۱۳۶۷ھ

اللہ اللہ کس قدر ہے عزو شانِ قاسمی
ڈھونڈتے پھرتے ہیں قدسی آستانِ قاسمی

جو نبار معرفت، کام و دہانِ قاسمی
غرقِ موجِ ہُو، کلامِ درخشانِ قاسمی

واقفِ اسرارِ حق ہے رازدانِ قاسمی
نکتہ سنج و نکتہ رس ہے نکتہ دانِ قاسمی

ہے حبیبِ حق کی رحمت غوث اعظم کا کرم
لہلہاتا ہی رہے گا بوستانِ قاسمی

غنچہ غنچہ اس چمن کا سو بہاریں لائے گا
پھولتا پھلتا رہے گا گلستانِ قاسمی

Marfat.com

ہیں جوان کے ماہ و خوران کا تو پھر کہنا ہی کیا
ہیں مثالِ مہ نجومِ آسمانِ قاسمی

سر جھکاتے ہیں ادب سے آستانِ پاک پر
قدر والے ہی ہوئے ہیں قدردانِ قاسمی

ہے حجاب اکبران سے کینہ و بغض و حسد
کورِ باطن کیسے دیکھے عز و شانِ قاسمی

پر بچھاتے ہیں ملائک جن کے قدموں کیلئے
ان کی حسرت ہے کہ سر ہو پائیدانِ قاسمی

دین کا ڈنکا بجاتے پھر رہے ہیں چار سو
خادمانِ دینِ حق ہیں خادمانِ قاسمی

دھوم مچ جائے گی ہر سو آ گئے باطل شکن
سانس جب منزل پہ لے گا کاروانِ قاسمی

سلسلہ ملتا ہے ان کا سرورِ کونین سے
مدح خوانِ مصطفےٰ ہیں مدح خوانِ قاسمی

ان کے بدخواہوں کا حصہ ہے خسارِ دو جہاں
شاد ہیں کونین میں پیر و جوانِ قاسمی

طائرانِ قدس بھی مستِ ترنم ہیں خلیل
زندہ باشی اے ہزارِ بوستانِ قاسمی

Marfat.com

نذرِ عقیدت

تجلئ حق شمعِ عرفانِ قاسم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ ہے لمعانِ قاسم

ذرا دیکھئے تو ہے کیا شانِ قاسم
کہ ہے حق معنونؔ بہ عنوانِ قاسم

بصد رشک رضوان ہے اللہ اللہ
ذرا دیکھئے شانِ دربانِ قاسم

گھٹائیں بنیں حلقۂ بدرِ کامل
وہ رخ پر گری زلفِ پیچانِ قاسم

عجب جمگھٹا میکدے پر لگا ہے
کہ قاسم ہیں اور تشنہ کامانِ قاسم

Marfat.com

عدو کے لئے آپ قہرِ خدا ہیں
کہ باطل ہے لرزاں یہ ہے شانِ قاسم

شرابِ محبت کے مستانے آئے
عطا ہو کوئی جامِ عرفانِ قاسم

رہے بے خودیِٔ محبّت ہمیشہ
نہ چھوٹے کہیں دست ودامانِ قاسم

مجھے خوف کیا ہے مرے پاسباں ہیں
محمد صلی اللہ علیہ وسلم، علی، غوث وپیرانِ قاسم

امنگیں مرے دل میں دیدار کی ہیں
خدایا! دکھا روئے تابانِ قاسم

نگہباں ہیں قاسم خلیلِ حزیں کے
خدائے جہاں ہے نگہبانِ قاسم

Marfat.com

منقبتِ مرشدِ برحق

دو برسوں کی مفارقت کے بعد حاضری پر عرض کی گئی، عرس قاسمی ۱۴۰۲ھ

عیاں حالتِ دل کروں توبہ توبہ
ترے رو برو کچھ کہوں توبہ توبہ

میں اس آستاں سے پھروں توبہ توبہ
کہیں اور سجدے کروں توبہ توبہ

خودی سے گزر کر ترے سنگِ در پر
گروں اور گر کر اٹھوں توبہ توبہ

منور نہ ہو جو تری بندگی سے
میں اس زندگی پر مروں توبہ توبہ

تمہارا ہوں اور پھر سوائے تمہارے
کسی اور کا ہو رہوں توبہ توبہ

تمہاری عطاؤں کا پروردہ ہو کر
کسی غیر کا منہ تکوں توبہ توبہ

دلِ زار ان کی تمنا کے ہوتے
کسی آسرے پر جیوں توبہ توبہ

خلیل آدمی کو رہے خوفِ حق بھی
نہ ظاہر مصفّا، دروں توبہ توبہ

Marfat.com

جمالِ محمد میاں رضی اللہ عنہ

منقبت

حضور سیدی و مرشدی السید الشاہ اولادِ رسول محمد میاں قادری برکاتی قدس سرہٗ

آنکھوں میں ضو جمالِ محمد میاں کی ہے
دل میں ضیا کمالِ محمد میاں کی ہے
ملتی ہے اہلِ حق میں بڑی جستجو کے بعد
جو بات حال و قالِ محمد میاں کی ہے
آمین ربّنا کا ملائک میں شور ہے
وہ آبرو سوالِ محمد میاں کی ہے
روشن دل و دماغ ہیں حبِ رسول سے
تنویر یہ جمالِ محمد میاں کی ہے
میرے حسنؔ[1] کو میری نگاہوں سے دیکھئے
تصویر خد و خالِ محمد میاں کی ہے
انوار کا نزول، غلاموں پہ کیوں نہ ہو
تاریخ یہ وصالِ محمد میاں کی ہے
اس آستاں سے دولتِ ایماں ملی ہمیں
تشریح یہ نوالِ محمد میاں کی ہے
ہیں خوش نصیب، جن کو ملا ہے یہ درِ خلیلؔ
کیا بات خوش خصالِ محمد میاں کی ہے

[1] حضور احسن العلماء سید حسن میاں شاہ صاحب مدظلہ۔

Marfat.com

"چادر"

صبا دھوم کیسی یہ گھر گھر مچی ہے
یہ کیسی مسرت ہے کیسی خوشی ہے
یہ کس مردِ حق بیں سے ملنے چلی ہے
یہ کس کے لئے آج دلہن بنی ہے

کہ چادر رٹبر سے کروفر سے اٹھی ہے

کہیں رضویوں کی دُر افشانیاں ہیں
کہیں نوریوں کی درخشانیاں ہیں
کہیں قاسمیوں کی تابانیاں ہیں
غرض ہر طرف طرفہ سامانیاں ہیں

کہ عُرسِ ابوالقاسم احمدی ہے

لگا کر حنائے گلستانِ قاسم
چڑھا کر مئے جامِ عرفانِ قاسم
سنگھاتی ہوئی بوئے بستانِ قاسم
دکھاتی ہوئی رنگ دامانِ قاسم

نسیم سحر مست ہو کر چلی ہے

Marfat.com

سماں کیا ہے رحمت کا آکر تو دیکھو
نگاہِ بصیرت اٹھا کر تو دیکھو
نزولِ ملائک کا منظر تو دیکھو
ذرا شاہِ قاسم کی چادر تو دیکھو

جلو میں یہ کس کس کو لے کر بڑھی ہے

کبھی شکوۂ جور و بیداد کرنا
کبھی حق تعالیٰ سے فریاد کرنا
کبھی ذکرِ سرکارِ بغداد کرنا
کبھی یا علی کہہ کے دل شاد کرنا

کبھی جوش میں نعرۂ یا نبی ہے

مئے جامِ وحدت پئیں اور پلائیں
محبت کے نغمے سنیں اور سنائیں
ارادت کی آنکھوں سے اس کو لگائیں
چلو کچھ عقیدت کے موتی چڑھائیں

یہ چادر نہیں۔ حُلّۂ قاسمی ہے

Marfat.com

زمیں پر پہنچنے لگے ماہ پارے
اترنے لگے آسماں سے ستارے
درِ شاہِ قاسم پہ ہیں جمع سارے
تقیبوں کا ہے شور غم ہوں کنارے
کہ رحمت یہاں بوندیاں بانٹتی ہے

کسی کی خوشامد نہ درکار ہوگی
وہی چشم الطاف سرکار ہوگی
گناہوں کی میرے خریدار ہوگی
یقیں ہے کہ رحمت طرفدار ہوگی
کہ محشر میں حامی مرا شاہ جی ہے

بہت ہو چکی شرم وغیرت کی خواری
بہت لے چکے لطفِ بادِ بہاری
بہت کر چکے جام و مینا سے یاری
مسلمانو! کبتک یہ غفلت شعاری
خدارا اٹھو اب سحر ہو چکی ہے

Marfat.com

وہ کرتے ہی کیا رنج و غم کا مداوا
تمہیں لیڈروں نے تو اور مار ڈالا
نہ تہذیبِ یورپ نے تم کو سنوارا
مرے دوستو! یہ تو سوچو خدارا
مصیبت یہ کیوں تم پہ آ کے پڑی ہے

دکھا دو زمانے کو دینی حمیت
دگرنہ ہوا خونِ ناموسِ ملت
بڑھو آگے! زیرِ لوائے شریعت
کھلی ہے ابھی شاہراہ حقیقت
چلے آؤ رحمت ابھی بٹ رہی ہے

طواغیتِ کثرت کو ڈھاتی ہے چادر
جماعت کے معنی بتاتی ہے چادر
عزیزو! مسلماں بناتی ہے چادر
تمہیں راہ عرفاں دکھاتی ہے چادر
اسی راہ میں راحتِ سرمدی ہے

خود اپنے جنوں کا نظارا کریں گے
تماشائی بن کر تماشا کریں گے
خدا جانے کیا ہو گا کیا کیا کریں گے
خلیل ایک دن قصد پورا کریں گے
مدینے چلیں گے۔ اگر زندگی ہے

Marfat.com

درِ شاہِ قاسم پہ آئی ہے گاگر

بر موقعہ عرس شریف قاسمی ۱۴۱۶ھ

درِ شاہِ قاسم پہ آئی ہے گاگر
پیامِ دل افروز لائی ہے گاگر
سمن یاسمن میں بسائی ہے گاگر
صبا جا کے طیبہ سے لائی ہے گاگر
تو اک تحفۂ مصطفائی ہے گاگر

جواہر عقیدت کے اس پر لٹاؤ
اباطیل بدعت یہاں سے ہٹاؤ
محبت سے لے کر بڑھو اور بڑھاؤ
تقدس کے ساغر پیو اور پلاؤ
کہ پروانۂ پارسائی ہے گاگر

مٹیں کلفتیں جس سے روح و بدن کی
چھٹیں ظلمتیں جس سے رنج و محن کی
گھٹائیں گھریں رحمتِ ذی المنن کی
ہٹیں بدلیاں دم میں سارے فتن کی
وہ فانوسِ مشکل کشائی ہے گاگر

Marfat.com

گلے میں تجمل کے پھولوں کا زیور
جبیں پر تبسم کی کلیوں کا جھومر
غرض ہے منور سر و سینہ و بر
سراسر معنبر سراپا معطر
مجسم دلہن بن کے آئی ہے گاگر

طریقہ بتاتی ہے نوردِ ہدیٰ کا
دکھاتی ہے جلوہ یہ حلم و حیا کا
ادب یہ سکھاتی ہے حقِ وفا کا
سبق دے رہی ہے یہ صدق و صفا کا
اسی سے تو سر پر اٹھائی ہے گاگر

تعلق اسے ہے دلیرانِ حق سے
علاقہ یہ رکھتی ہے شیرانِ حق سے
اسے رابطہ ہے شہیدانِ حق سے
ہے نسبت اسے چونکہ یارانِ حق سے
تو اک جلوۂ مرتضائی ہے گاگر

بساتے رہے دل میں اربابِ الفت
بچھاتے رہے آنکھیں باصد عقیدت
ذرا دیکھئے تو بلندی کی قسمت
اٹھاتے رہے ہیں جو اہلِ محبت
تو سہروں سے سہروں میں آئی ہے گاگر

Marfat.com

نہ شکوہ کسی کو رہا بے کلی کا
گلہ ہے کسی کو نہ اب بیکسی کا
نہ کیوں مدح خواں ہو مرے شاہ جی کا
کھلا غنچۂ دل ہر اک قاسمی کا
کچھ اس ناز سے مسکرائی ہے گاگر

مقدر کا یہ اوج اللہ اکبر
ہوا جا رہا ہوں میں آپے سے باہر
کہاں کے یہ جام اور کیسے یہ ساغر
نگاہوں میں پھرتی ہے تصویرِ کوثر
نظر میں کچھ ایسی سمائی ہے گاگر

کبھی ان کا روئے منور تکیں گے
کبھی ان کے قدموں سے آنکھیں ملیں گے
تڑپتے نہ فرقت میں یوں ہم رہیں گے
مزا شربتِ دید کا بھی چکھیں گے
جو قاسم کی حق نے دکھائی ہے گاگر

یہ وہ ہیں کہ روتے ہوؤں کو ہنسائیں
جو دینے پہ آئیں تو موتی لٹائیں
عجب کیا کہ تیری بھی بگڑی بنائیں
تجھے اصفیا دے رہے ہیں دعائیں
خلیل آج تو نے وہ گائی ہے گاگر

Marfat.com

کیا میں سہرا کہدوں

قطعہ

چھائیں رحمت کی گھٹائیں میں وہ سہرا کہدوں
بدلیاں جھومتی آئیں میں وہ سہرا کہدوں

عرش تک نعتِ محمد کے ترانے گونجیں
حوریں فردوس میں گائیں میں وہ سہرا کہدوں

عطر میں ڈوبی ہوئی آئے نسیم سحری
پھول برسائیں ہوائیں میں وہ سہرا کہدوں

عندلیبانِ چمن بھی مترنم ہوں خلیل
قمریاں جھوم کے گائیں میں وہ سہرا کہدوں

Marfat.com

جشن شادی راحت

۱۳ ھ ۶۸

سہرا بر شادی مبارک سید حسن میاں صاحب مدظلہ

اللہ غنی کیا خوب ہے یہ پاکیزہ طبیعت سہرے کی
تحمیدِ الٰہ تمجید نبی دیرینہ ہے عادت سہرے کی

کہتی ہے عقیدت سے جھک کر یہ فرقِ ارادت سہرے کی
اب آپ کے ہاتھوں عزت ہے یا شاہِ رسالت سہرے کی

ہیں پھول یہ سارے صف بستہ گاتے ہیں جو مدحت سہرے کی
بیجا تو نہ ہوگا کہنا مجھے گلچیں کو رعیت سہرے کی

یہ زینت و زیب اور یہ تزئیں یہ ناز و ادا اور یہ تمکیں
برجستہ نکلتی ہے تحسیں اللہ رے نزہت سہرے کی

گلزارِ مدینہ ہے مسکن بغداد ہے ان پھولوں کا وطن
پھر فضل الٰہی ہیر تو فگن ہے اوج یہ قسمت سہرے کی

Marfat.com

ابھرا ہے گلستاں کا جوبن پھولا ہے محبت کا گلشن
شرما بھی رہا ہے مشکِ ختن پھیلی ہے جو نگہت سہرے کی

یہ لطفِ تبسم غنچوں کا یہ طرزِ تکلم کلیوں کا!
یہ غمزہ و عشوہ پھولوں کا ہے ساری کرامت سہرے کی

کس ناز و ادا سے اترا کر جھپٹا ہے کلیجے سے جا کر
بند ھتے ہی جبینِ نوشہ پر کیا کھل گئی قسمت سہرے کی

کچھ بادِ صبا اتراتی ہے اور جھومتی گاتی آتی ہے
فردوس بریں یاد آتی ہے دیکھی ہے جو رنگت سہرے کی

یہ بزمِ فلک کے سیارے یہ اختر و انجم مہ پارے
ٹوٹے ہیں عقیدت کے مارے کرنے کو زیارت سہرے کی

یہ ناز و نعم گوناگوں ہو، یہ عیش و طرب دو نادوں ہو
اللہ کرے روز افزوں ہو یہ شوکت و رفعت سہرے کی

اے شاہِ مدینہ شاہِ زمن از بہرِ حسین از بہرِ حسن
شاداں رہیں یہ دولہا دلہن دن دونی ہو عزت سہرے کی

اے طبعِ خلیلِ فیض رقم یہ جوشِ بیاں یہ زورِ قلم
کھائے گی تری شوخی کی قسم تا عمر لطافت سہرے کی

Marfat.com

احمد میاں برکاتی سلمہٗ
کی روزہ کشائی
کے دعوت نامہ پر یہ شعر لکھا!

یارب ہرا بھرا چمن آرزو رہے
جب تک چمن میں گل رہے اور گل میں بو رہے

Marfat.com

غزلیات

Marfat.com

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

Marfat.com

نگاہ ستمگراں

پیامِ مرگ ہوا نازِ دوستاں نہ ہوا
کسی کی موت ہوئی غمزۂ بتاں نہ ہوا

ضرور بزمِ تصور میں کوئی آتا ہے
مگر مجھے تو تمہارا کبھی گماں نہ ہوا

ہجومِ یاس نے رسوا کہاں کہاں نہ کیا
مری امیدوں کا ماتم کہاں کہاں نہ ہوا

تھا بادباں تو رہا ناخدا مرا دشمن
جو ناخدا کو ترس آیا بادباں نہ ہوا

نہیں عجب کہ دمِ واپسیں وہ آپہنچے
عجب تو یہ ہے کوئی امرِ ناگہاں نہ ہوا

ہمارے اشک کی یہ مختصر کہانی ہے
کہ دل سے آنکھ میں آیا مگر رواں نہ ہوا

وہ میرے دستِ جنوں کی لقا ہیں تو یہ
کہ چاک تھا جو گریباں وہ دھجیاں نہ ہوا

خلیلؔ کہنے کو کیا کیا نہ تو ہوا لیکن
اداشناسِ نگاہِ ستمگراں نہ ہوا

Marfat.com

جامِ محبت

آتے ہیں مجھے یاد پھر ایامِ محبت
وہ صبحِ محبت وہ مری شامِ محبت

دینا ہے تو دیدو کوئی دشنامِ محبت
دل ہو بھی چکا خوگرِ آلامِ محبت

اے دل یہ تری جراْتِ اقدامِ محبت
تو اور ہوسِ لذتِ دشنامِ محبت

اٹھی ہیں کسی شاہدِ رعنا کی نگاہیں
روشن ہیں جو دیوار و در و بامِ محبت

خود کعبۂ عشاق بڑھے بہرِ زیارت
باندھے ہوئے نکلا ہوں میں احرامِ محبت

Marfat.com

آسودۂ محفل ہیں وہ سمجھیں گے بھلا کیا
کس طرح گزرتی ہے مری شامِ محبت

اے دوست محبت کی حقیقت بھی ہے کوئی
دیتے ہیں مجھے لوگ جو الزامِ محبت

اب پوچھ رہے ہو کہ یہ تھا کشتۂ غم کون
باقی ہے کوئی اور بھی دشنامِ محبت

آنکھوں میں نمی ہے تو یہ دل بہہ کے رہیگا
آغاز سے کھل جاتا ہے انجامِ محبت

اللہ مُہَوَّس کی نگاہوں سے بچائے
بغداد سے ملتا ہے مجھے جامِ محبت

تو کیا ہے خلیلؔ ان کا مگر یہ بھی کرم ہے
کہتے ہیں تجھے بندۂ بے دامِ محبت

Marfat.com

ترے بغیر

دل کا کنول بہار نہ لایا ترے بغیر
آیا جو تیری یاد کا جھونکا ترے بغیر

تاروں کی چھاؤں میں بھی نہیں ہے سکوں نصیب
کتنی اداس ہے مری دنیا ترے بغیر

وارفتگی نے بڑھ کے مجھے اور کھو دیا
آئی نہ راس کوئی تمنا ترے بغیر

عہدِ شباب، بزمِ طرب، محفلِ نشاط
بے کیف ہے یہ سارا تماشا ترے بغیر

آہ دُکھا کے ساتھ تبسم نہیں کوئی
مہنگا پڑا نہ نزع کا سودا ترے بغیر

دیوانگی خرد کے مقابل نہ آسکی
یعنی جنوں کو ہوش نہ آیا ترے بغیر

رہ جاتا ہے خلیل کلیجہ مسوس کر
چلتا ہے میکدہ میں جو مینا ترے بغیر

Marfat.com

زاہدانہ ادائیں

بھلا دیں اگر تم نے میری وفائیں
تو پھر کون لے گا جفا کی بلائیں

سرِ عرش پہنچیں جو میری دعائیں
کہاں جائیں گی پھر تمہاری جفائیں

ادائیں پھر ان مہ وشوں کی ادائیں
کہ دل میں رہیں اور آنکھیں چرائیں

نہ ہو جائیں زیر و زبر یہ فضائیں
غضب ہے کہ آپ اور آنسو بہائیں

تصور میں بھی ہم سے دامن بچانا
یہاں بھی وہی زاہدانہ ادائیں

Marfat.com

میں روؤں تو لڑیاں جھڑیں موتیوں کی
چمن ہنس پڑیں وہ اگر مسکرائیں

دوبالا ہوا حسن غصے سے اُن کا
اگر میں نے بھولے سے لے لیں بلائیں

یہ توبہ کی نیرنگیاں اللہ اللہ
مگر توبہ توبہ وہ رنگیں خطائیں

عجب کیا کوئی ان کا پیغام لائے
بڑی خوشگوار آ رہی ہیں ہوائیں

بڑھ اے جذبۂ دل منا لائیں ان کو
چل اے شوقِ پیہم انہیں گدگدائیں

شب غم کے ہیں سب یہ آثار یعنی
اترنے لگیں آسماں سے بلائیں

خلیل آدمی کا گزر ہے وہاں بھی
جہاں عقل و وہم و گماں تھرتھرائیں

Marfat.com

ہم ہی چلے جاتے ہیں

جو ہم غریبوں کو ناحق ستائے جاتے ہیں
خود اپنی راہ میں کانٹے بچھائے جاتے ہیں
کچھ اس طرح سے خیالوں پہ چھائے جاتے ہیں
نظر سے دور ہیں دل میں سمائے جاتے ہیں
خدا کے واسطے کوئی انہیں بھی سمجھاتا
یہ چارہ ساز مری جان کھائے جاتے ہیں
خزاں بہار کے پردے میں آگئی سر پر
چمن میں غنچے مگر مسکرائے جاتے ہیں
یہ کس کے دل کو نشانہ بنایا جاتا ہے
یہ کس کے خون میں پیکاں بجھائے جاتے ہیں
یونہی بھڑکتا رہے گا جو شوقِ نظارہ
تو دل کے زخم اب آنکھوں میں آئے جاتے ہیں
کبھی نہ ساتھ دیا دلفریب دنیا نے
ہوس شعار مگر تلملائے جاتے ہیں
یہ چارہ سازوں میں سرگوشیاں ہوئیں کیسی
یہ کیوں ملول سب اپنے پرائے جاتے ہیں
جو ہم نہ ہوں گے تو ہوگی نہ ہاؤ ہو یہ خلیل
ہمارے دم کی ہے سب ہائے ہائے جاتے ہیں

Marfat.com

دل کی لگی

اپنی بگڑی بنا کے پیتا ہوں
اُن سے نظریں ملا کے پیتا ہوں

یار سے لو لگا کے پیتا ہوں
آگ دل کی بجھا کے پیتا ہوں

رحمتِ عام مژدہ دیتی ہے
محتسب کو جتا کے پیتا ہوں

بے خودی پردہ دار ہوتی ہے
ماسوا کو بھلا کے پیتا ہوں

وہ جو ایسے میں یاد آتے ہیں
چار آنسو بہا کے پیتا ہوں

Marfat.com

کوثر و سلسبیل کے غم میں
صحنِ مسجد میں جا کے پیتا ہوں

زندگی کو سنوارنے کیلئے
اپنی ہستی مٹا کے پیتا ہوں

اللہ اللہ کمالِ مے نوشی
آنکھوں آنکھوں میں لا کے پیتا ہوں

صدقہ دیتا ہوں پارسائی کا
تھوڑی سی مے گرا کے پیتا ہوں

مجھکو احباب دیں نہ کچھ الزام
"شیخ جی" کو دکھا کے پیتا ہوں

ان کی آنکھوں کو دیکھتا ہوں خلیلؔ
گویا ساغر اٹھا کے پیتا ہوں

Marfat.com

غمِ بے بدل

عرسِ نوری ۱۴۲۷ھ مارہرہ شریف

کبھی سر کو دھن رہا ہوں کبھی ہاتھ مل رہا ہوں
دلِ مضطرب بتادے کہ میں کیوں مچل رہا ہوں

میں تمہیں پتا بتا دوں جو تمہیں بھی یاد آئے
میں تمہاری زندگی کا کبھی ماحصل رہا ہوں

کبھی پھول بھی چنے تھے اسی زندگی کی خاطر
اسی زندگی کی خاطر میں انہیں مسل رہا ہوں

میں جو غم میں جل رہا تھا تو سکوں کی جستجو تھی
جو سکوں ذرا ملا ہے تو سکوں میں جل رہا ہوں

مجھے ان کے وار سہنے انہیں مجھ پہ وار کرنے
وہ اُدھر سنبھل رہے ہیں میں اِدھر سنبھل رہا ہوں

مری بے خودی نے بخشا وہ سرورِ زندگی کا
کہ میں موت کے سہارے تری راہ چل رہا ہوں

نہ مجھے خلیلؔ شکوہ نہ کوئی گلہ کسی سے
کہ میں اپنی زندگی کا غمِ بے بدل رہا ہوں

Marfat.com

شمعِ اُمّید

آنکھ میری جو ڈبڈباتی ہے
آبروِ ضبطِ غم کی جاتی ہے

اک مسیحا کی بات جاتی ہے
یعنی پھر موت مسکراتی ہے

یوں نہ آؤ نقاب ڈالے ہوئے
آرزو اور تلملاتی ہے

زندگی بھی حباب آسا سہی
فکرِ فردا بھی کھائے جاتی ہے

غنچہ و گل کی تاک میں ہے خزاں
شورِ بلبل عبث مچاتی ہے

Marfat.com

ہے عدم بھی وجود کی تمہید
جان جاتی ہے موت آتی ہے

بوالہوس دشت سے نکل جائیں
میری وحشت قدم بڑھاتی ہے

میرے مالک لگا دے ساحل سے
کشتیٔ عمر ڈگمگاتی ہے

کوئی ہمدم نہیں شبِ غم کا
شمعِ امید ٹمٹماتی ہے

ہے سراپا فریب گو دنیا
دل مگر کس قدر لبھاتی ہے

پھول برسا نہ یوں سخن کے خلیلؔ
غنچہ و گل کو شرم آتی ہے

Marfat.com

آتشِ شوق

آج جو ناز سے اٹھلاتی ہوئی آتی ہے
ہو نہ ہو یار کا پیغام صبا لاتی ہے
ماند پڑ جاتی ہے تنویر مہ و انجم کی
ان کی تصویر جب آنکھوں میں سما جاتی ہے
آپ آتے ہیں جو بالیں پہ نقاب افگندہ
اس کے معنی ہیں کہ در پردہ قضا آتی ہے
چھین تو لیتی ہے دل ابرِ بہاری کی ادا
آپ کی یاد مگر اور بھی تڑپاتی ہے
مختصر داستانِ مجھ تلخ نوائی یہ ہے
میری ہستی بھی مرے حال پہ جھنجلاتی ہے
دل کی تسکین تو ہو جاتی ہے روتے روتے
آتشِ شوق مگر اور بھڑک جاتی ہے
کتنا تاریک ہے پہلوِ شبِ تنہائی کا
ان کے ہوتے بھی طبیعت مری گھبراتی ہے
یہ تو سمجھاؤ کہ کیا دیکھنے والے سمجھیں
ذکر ہوتا ہے مرا تم کو حیا آتی ہے
آگ لگ جاتی ہے دامانِ تحمل میں خلیل
عشق کے نام سے دنیا مری گھبراتی ہے

Marfat.com

جستجو

نگہت نہ تیری زلف کی گر چار سو گئی
کس دھن میں پھر نسیم سحر کو بہ کو گئی

پوچھا نہ تم نے حال دلِ بے قرار کا
حسرت بھی اُٹھ کے بزم سے شرمندہ رو گئی

وابستہ میرے دم سے یہ سب ہاؤ ہائے ہے
اٹھا جو میں تو دیکھنا سب ہاؤ ہو گئی

اے اشک تجھ سے بھی نہ ہوا دل کا کچھ علاج
آنکھوں سے گر کے اور تیری آبرو گئی

اللہ رے بے خودئی محبت کہ بارہا
خود میری جستجو میں مری جستجو گئی

نظاروں میں وہ لطف میسر نہیں رہا
شاید کہ دلفریبئ ہر رنگ و بو گئی

ساقی نے میرے نام پہ تشکیل بزم کی
میخانے میری روح جو بہر وضو گئی

آنا تھا اور نہ آیا ہمیں چین عمر بھر
جانی تھی اور نہ ہم سے محبت کی خو گئی

سنتے ہیں مے سے توبہ کئے بیٹھے ہیں خلیل
اب میکدہ سے لذت جام و سبو گئی

Marfat.com

رازِ زندگی

ہر نفس کو ہم پیامِ آخری سمجھا کئے
زندگی کو مایۂ بے مائگی سمجھا کئے
آسرا جینے کا تم کو جیتے جی سمجھا کئے
جان دینے کو ہمیشہ زندگی سمجھا کئے
دل کی بربادی کو ہم دل کی خوشی سمجھا کئے
عمر بھر بس موت ہی کو زندگی سمجھا کئے
الوداع اے عشرتِ فانی کہ آنکھیں کھل گئیں
ہم فریبِ زندگی کو زندگی سمجھا کئے
آج عرضِ حال پر میرے توجہ خاص تھی
گفتنی سنتے رہے ناگفتنی سمجھا کئے
بے خودی کہتے ہیں جس کو موت ہے احساس کی
موت کے احساس کو ہم بے خودی سمجھا کئے
عشق میں کھوئے تو پہچانی حقیقت حسن کی
اور دیوانے اسے دیوانگی سمجھا کئے
کیا بتاؤں کیسی گزری بزمِ حسنِ یار میں
میری سب سنتے رہے اور یاوہ گی سمجھا کئے
نفس کی ناکامیوں میں کامرانی ہے خلیل
زندگی کا راز اہلِ دل یہی سمجھا کئے

Marfat.com

آرزوئے دید

یا تو یہ ہو کہ تاب رہے دید کی مجھے
یا یہ کہ چشمِ لطف سے دیکھے کوئی مجھے

یارب عطا ہو ایسا سکونِ دلی مجھے
غم کا ہو کوئی غم نہ خوشی کی خوشی مجھے

شاید کہ راس آگئی کوئی خوشی مجھے
میں زندگی کو روتا ہوں اور زندگی مجھے

طے ہو رہا ہے قصۂ طولانیٔ حیات
اب تو نہ دے فریبِ غمِ زندگی مجھے

مِل مِل کے رو رہے ہیں جو تاب و توانِ دل
اے آرزوئے دید کہاں لے چلی مجھے

Marfat.com

غربت کی راہ میں جو بڑھایا کبھی قدم
کچھ دور روتی آئی مری بیکسی مجھے

کیا کیا نہ گل کھلائے غمِ روزگار نے
تم ہی بتاؤ تم نے بھی پوچھا کبھی مجھے

سب کچھ بھلا دیا ستمِ روزگار نے
پھر بھی تمہاری یاد ستاتی رہی مجھے

رکھتا جو جسمِ زار پہ دو چار دھجیاں
دستِ جنوں نے اتنی بھی مہلت نہ دی مجھے

غربت میں اب تو عیش بھی بھاتا نہیں خلیلؔ
ہائے وطن کی یاد کہاں آ گئی مجھے

Marfat.com

شعلۂ عشق

میرے جذبِ عشق کی ادنیٰ سی یہ تاثیر ہے
یاس ہے پہلو میں لیکن شوق دامنگیر ہے
تجھ کو کس سے شکوۂ ناکامیِ تدبیر ہے
خود ترے ہاتھوں میں غافل خامۂ تقدیر ہے
مایۂ جمعیتِ دل ہے پریشاں خاطری
میں اسیرِ زلف ہوں وحشت مری جاگیر ہے
زیست کیا ہے؟ اک طلسم کائناتِ رنگ و بو
موت کیا ہے؟ اس طلسم خواب کی تعبیر ہے
ہر مصیبت میں ہے مضمر راحت و آرام بھی
ہاتھ میں دامانِ شب کے صبح کی تنویر ہے
ہوش میں ہوتا تو کچھ رازِ حقیقت کھولتا
اے سرورِ بےخودی یہ سب تری تقصیر ہے
میں ادھر مشاطۂ تدبیر سے مصروف ہوں
اُس طرف حیرت زدہ آئینۂ تقدیر ہے
ہو نہ ہو بھڑکا ہے دل میں آج شعلہ عشق کا
ورنہ کیوں ان آنسوؤں میں آگ کی تاثیر ہے
کاٹئے اس دور کو گوشہ نشیں بن کر خلیلؔ
شورشیں برپا ہیں ہر سو شورِ دارو گیر ہے

Marfat.com

عشقِ بے اختیار

ہچکیوں کا شمار ہے یعنی
آپ کا انتظار ہے یعنی

فتنہ برپا ہے آج عالم میں
دل بہت بے قرار ہے یعنی

آنکھ اٹھتی نہیں ہے محشر میں
فتنہ گر شرمسار ہے یعنی

کس قدر سوگوار ہے دنیا
زیست بھی ایک بار ہے یعنی

مستیٔ چشمِ یار ارے توبہ
شام ہی سے خمار ہے یعنی

Marfat.com

وہ بلانے سے بھی نہیں آتے
حسن بااختیار ہے یعنی

دوپہر ڈھل گئے مسرت کے
ختم صبحِ بہار ہے یعنی

دل دھڑکتا ہے بلّیوں میرا
ان کے دل کی پکار ہے یعنی

سارے جلوے ہیں حسن کامل کے
عشق بے اختیار ہے یعنی

کس نے دل کا قرار لوٹ لیا
کیوں سکوں ناگوار ہے یعنی

پوچھنا کیا خلیؔل مضطر کا
ایک تازہ شکار ہے یعنی

Marfat.com

دلِ خلیل

جب عشق کا سودا مول لیا احباب سے رشتہ ٹوٹ گیا
وہ دل کی تمنا خاک ہوئی، وہ دامنِ عشرت چھوٹ گیا
دل بھی تو خلیلِ خستہ کا شیشے سے زیادہ نازک تھا
صدمے جو پڑے تو ٹوٹ گیا، نظروں سے گرا تو پھوٹ گیا

شور دار و گیر

انقلاب دہر کی تصویر کیا؟
خواب کیا ہے؟ خواب کی تعبیر کیا؟
زندگی شوریدگی کا نام ہے
پھر مآلِ شورِ دار و گیر کیا؟

وفا و خطا

دو چار خطاؤں کو خاطر میں نہ لاتا تھا
اور میری وفاؤں کو دل سے نہ بھلاتا تھا
تم اپنی نگاہوں سے بجلی ہی گرا دیتے
مجھکو تو نہ نظروں سے اسطرح گراتا تھا

Marfat.com

عشق

بیتاب ہے دل بے چین جگر اور منہ کو کلیجا آتا ہے
ماحول پہ وحشت طاری ہے جی آج مرا گھبراتا ہے
کیا یہ بھی کوئی بیماری ہے یا عشق اسی کو کہتے ہیں
تسکین کو جو کوئی دیتا ہے دل اور بھی بیٹھا جاتا ہے

الوداع

(حالات سے متاثر ہو کر)

ہر لمحہ سکونِ دل ہو جہاں اک ایسی منزل ڈھونڈینگے
طوفاں نہ جہاں ہر کوئی اٹھے ہم ایسا ساحل ڈھونڈینگے
برتا ہے خلیؔل اپنوں کو بہت اب غیروں کو اپنائینگے
جس بزم میں سب بیگانے ہوں ہم ایسی محفل ڈھونڈینگے

(۱۵ محرم الحرام سنہ ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۸۴ء بروز پنجشنبہ)

Marfat.com

Marfat.com

تصانیف حضرت علامہ مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ

- اسلام اور عصری ایجادات
- سیدنا فاروق اعظم
- نقوش کنزہ
- ملفوظات مشائخ مارہرہ
- تحفۂ رجب
- ثواب زیارت فاتحہ
- ادب پارے
- انوار شعبان
- نشری تقریریں
- مفتیٔ اعظم سندھ
- مقدس رات دن
- موت سے لحد تک
- عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- تحفۂ برکات
- ثواب ہی ثواب
- رفیق رسول اکرم
- امیر اہلسنت (علامہ سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ)
- شادی کے مسائل
- خطبات برکات
- [illegible]
- [illegible]
- بریلی کے سات ستارے
- تذکرۂ مشائخ مارہرہ

Marfat.com

تصانیف حضرت علامہ مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہٗ

اسلام اور عصری ایجادات

سیدنا فاروق اعظم

نقوش پکیزہ

ملفوظات مشائخ مارہرہ

تحفۂ رجب

ثواب

زیارت فاتحہ

ادب پارے

انوار شعبان

نشری تقریریں

مفتیٔ اعظم سندھ

مقدس رات دن

موت سے لحد تک

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تحفۂ برکات

ثواب ہی ثواب

رفیق رسول اکرم

امیر اہلسنت (علامہ سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ)

خطبات برکات

شادی کے مسائل

بریلی کے سات ستارے

تذکرۂ مشائخ مارہرہ

Marfat.com